21 TO 27 APRIL, 2025 ۲۱ تا ۲۷ اپریل ۲۰۲۵

صارفین سے سرکار تک

چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم

کنزیومر واچ

ایڈیٹر: نشید آفاقی

CONSUMER WATCH PAKISTAN

Government of Pakistan office of the Press Registrar Islamabad Registration No.2793

پاکستان کی عالمی ریٹنگ میں بہتری معیشت کی نئی راہیں روشن

فچ کی جانب سے پاکستان کی ریٹنگ بی مائنس کرنا معاشی اصلاحات پر اعتماد ہے

تین سال بعد پاکستان کی ریٹنگ کو اپ گریڈ کیا گیا

کاروباری برادری رشوت دینا بند کردے، وزیر خزانہ

ایک مردہ انسان 7 زندہ لوگوں کو موت سے بچا سکتا ہے، طبی ماہرین

پیٹرولیم لیوی

عوام پر بڑا بوجھ لاد دیا گیا

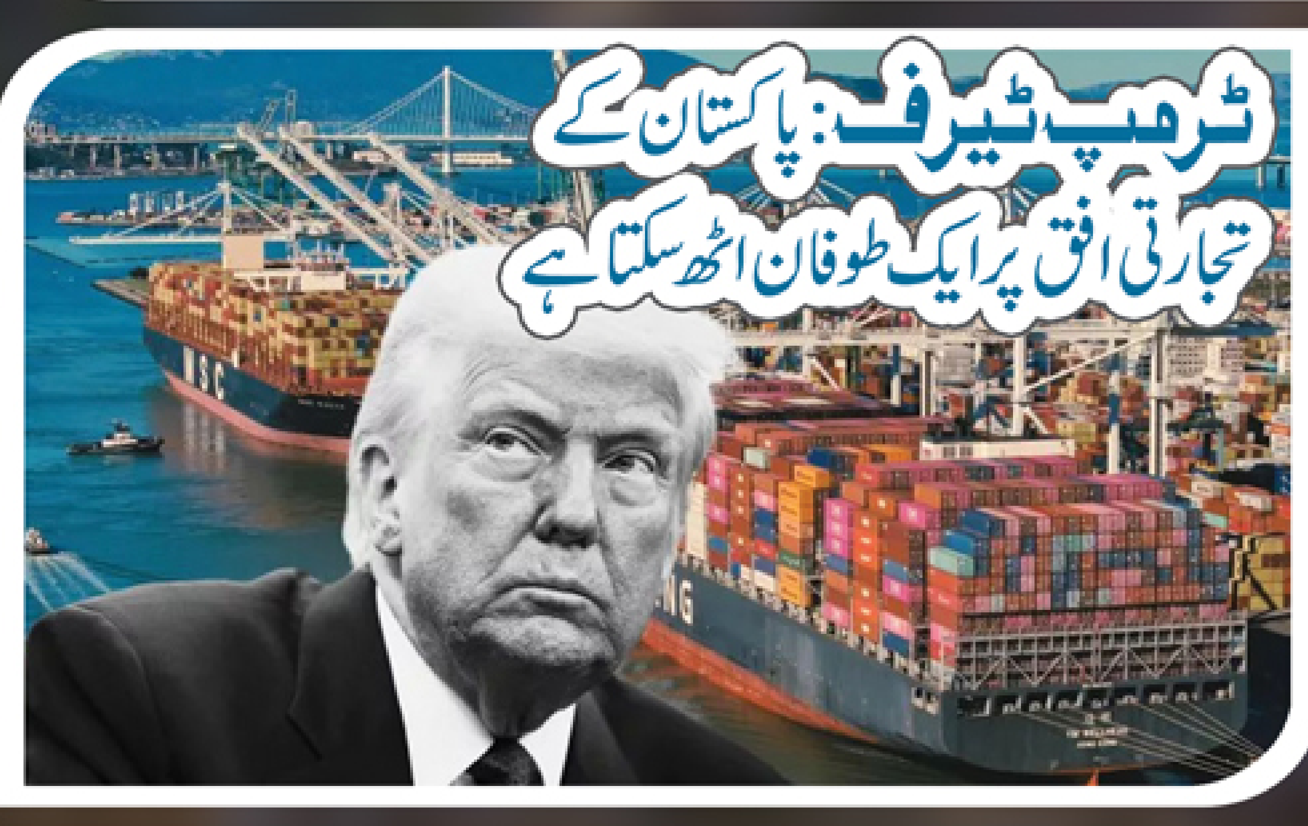

ٹرمپ ٹیرف: پاکستان کے تجارتی افق پر ایک طوفان اٹھ سکتا ہے

یوٹیوب نے اے آئی پر مبنی جدید فیچر متعارف کرادیا

لندن (کنزیومرواچ نیوز) یوٹیوب نے اپنے صارفین کے لیے مصنوعی ذہانت (اے آئی) پر مبنی ایک جدید فیچر متعارف کرایا ہے جس کے ذریعے وہ اپنی ویڈیوز کے لیے حسب ضرورت انسٹرومنٹل بیک گراونڈ میوزک تیار کرسکیں گے۔ کمپنی نے اس کا باضابطہ اعلان کرتے ہوئے کہا کہ یہ فیچر کریئٹر میوزک مارکیٹ پلیس میں شامل کیا جارہا ہے اور یوٹیوب کے مطابق صارفین اب تحریری ہدایات کے ذریعے اے آئی سے منفرد دھنیں بنواسکیں گے۔ یہ فیچر ابتدائی طور پر ان صارفین کے لیے فعال کیا جائے گا جو کریئٹر میوزک تک رسائی رکھتے ہیں۔ یہ پلیٹ فارم 2023 میں شروع کیا گیا تھا جس کا مقصد ویڈیو بنانے والوں کو میوزک کے انتخاب اور اس کے اخراجات کو سمجھنے میں آسانی فراہم کرنا ہے۔ نئے فیچر کے تحت صارفین کریئٹر میوزک کے "میوزک اسسٹنٹ" ٹیب میں ٹیکسٹ فیلڈ کے ذریعے اے آئی کو ہدایات دیں گے جیسے کہ وہ کس قسم کی موسیقی چاہتے ہیں کون سے آلات استعمال ہوں یا ویڈیو کا انداز کیا ہے۔ اگر صارف کو خود ہدایات دینے میں دشواری ہوتو پہلے سے تیار کردہ ہدایات بھی دستیاب ہوں گی۔ یوٹیوب نے واضح کیا کہ یہ میوزک مفت استعمال کیا جاسکتا ہے اور صارفین کو کاپی رائٹ دعووں کی کوئی فکر نہیں ہوگی۔ یہ فیچر سب سے پہلے امریکا میں صارفین کے لیے متعارف کیا جائے گا، جس کے بعد اسے دیگر ممالک تک وسعت دی جائے گی۔

فائیو جی اسپیکٹرم نیلامی کی پالیسی کا ازسرنو جائزہ

اسلام آباد (کنزیومرواچ نیوز) وفاقی حکومت نے فائیو جی اسپیکٹرم نیلامی کی پالیسی کا ازسرنو جائزہ لیتے ہوئے اپنی توجہ اسپیکٹرم فیس کی وصولی کے بجائے اس کے انفرااسٹرکچر کی ترقی پر مرکوز کرنے کا فیصلہ کرلیا۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق نظرثانی شدہ طریقہ کار کا مقصد اولین ترجیح مختصر مدت کے اندر ملک بھر میں فائیو جی تک رسائی کو یقینی بنانا ہے۔ نیلامی سے حاصل ہونے والی آمدنی کو اب ایک ثانوی مقصد سمجھا جارہا ہے کیونکہ حکومت طویل مدتی اقتصادی اور تکنیکی فوائد کو فوری مالیاتی فوائد پر ترجیح دے رہی ہے۔ پالیسی کے جائزے میں شامل اہلکار سعودی عرب کے مفت لائسنس ماڈل سمیت مختلف بین الاقوامی اسپیکٹرم ایلوکیشن ماڈلز کا مطالعہ کیا جارہا ہے۔ اس ماڈل میں اسپیکٹرم ٹیلی کام کمپنیوں کو بغیر کسی قیمت کے سوفٹ نیشنل رول آوٹ کی شرط کے ساتھ پیش کیا جائے گا۔ پاکستانی حکومت اس حکمت عملی کا جائزہ لے رہی ہے کہ آیا اسپیکٹرم فیس معاف کرنے سے تمام خطوں میں سروسز کے آغاز کو تیز کرنے اور ٹیلی کام آپریٹرز پر مالی بوجھ کم کرنے میں مدد مل سکتی ہے یا نہیں۔ اگر ٹیلی کام کمپنیوں کو اسپیکٹرم تک مفت رسائی دی جائے اور 2 سے 5 سال کے درمیان ایک مخصوص مدت کے اندر یونیورسل سروس کوریج کو یقینی بنانے کا پابند بنایا جائے تو پاکستان تیزی سے ڈیجیٹل تبدیلی حاصل کرسکتا ہے۔ وزارت انفارمیشن ٹیکنالوجی کا خیال ہے کہ مالی رکاوٹوں کو کم کرنے سے کمپنیوں کو انفرااسٹرکچر اور ٹیکنالوجی میں مزید سرمایہ کاری کرنے کا موقع ملے گا جس کے نتیجے میں تعلیم، صحت کی دیکھ بھال، صنعت اور گورننس میں وسیع تر اقتصادی فوائد حاصل ہوں گے۔ ٹیلی کام انڈسٹری میں تبدیلی کے ساتھ حکام ایک نئے روڈ میپ پر زور دے رہے ہیں جو ڈیجیٹل شمولیت کی حوصلہ افزائی کرتا ہے، خدمات کی فراہمی کو بہتر بناتا ہے اور جامع تکنیکی ترقی کے وسیع تر وژن کے ساتھ ہم آہنگ ہوتا ہے۔

اوپو نے اپنی سیریز فائنڈ کا نیا فون 8 ایکس متعارف کرادیا

بیجنگ (کنزیومرواچ نیوز) اسمارٹ فون بنانے والی چینی کمپنی اوپو نے اپنی سیریز فائنڈ کا نیا فون 8 ایکس متعارف کرادیا، جسے قیمت کے حوالے سے قدرے مہنگا قرار دیا جارہا ہے۔ چینی کمپنی کی جانب سے متعارف کردہ 'اوپو: فائنڈ 8 ایکس' کو چار بیک اور ایک سیلفی کیمرا کے ساتھ متعارف کرایا گیا ہے۔ فون کو 8-6 انچ اسکرین اور دو اضافی شارٹ کٹ بٹنز کے ساتھ متعارف کرایا گیا، اس میں طاقتور 6 ہزار 100 ایم اے ایچ کی بیٹری دی گئی ہے۔ فون کو 100 واٹ کے فاسٹ چارجر جب کہ 50 واٹ کے وائرلیس چارجر اور 10 واٹ کے ریورس لیس چارجر کے ساتھ متعارف کرایا گیا ہے۔ اینڈرائیڈ 15 کے حامل کلرز او ایس 15 آپریٹنگ سسٹم میں پیش کردہ فون کو 12 اور 16 جی بی ریم جب کہ 256 اور 512 جی بی میموری کے ساتھ متعارف کرایا گیا ہے۔ فون کے بیک پر چاروں کیمرے پچاس پچاس میگا پکسل کے دیے گئے ہیں جب کہ فرنٹ پر 32 میگا پکسل کا کیمرا دیا گیا ہے جب کہ کمپنی کا دعویٰ ہے کہ فون کے کیمرا کی ٹیکنالوجی اپگریڈ کردی گئی ہے۔ فون میں آرٹیفیشل انٹیلی جنس (اے آئی) فیچرز کے ٹولز بھی دیے گئے ہیں جب کہ اس میں فنگر پرنٹ سینسر سمیت دیگر سیکیورٹی فیچرز بھی دیے گئے ہیں۔ کمپنی کے مطابق 12 جی بی ریم اور 256 جی بی میموری ماڈیول کی قیمت پاکستانی ڈھائی لاکھ روپے جب کہ 16 جی بی ریم اور 512 جی بی میموری ماڈیول کی قیمت پاکستانی 2 لاکھ 70 ہزار روپے تک رکھی گئی ہے۔ امکان ظاہر کیا جارہا ہے کہ فون کو پاکستان میں فروخت کے لیے پیش کرتے وقت اس کی قیمت میں مزید کمی کی جائے گی، تاہم اس حوالے سے کچھ بھی کہنا قبل از وقت ہے۔

بہتر انٹرنیٹ کی فراہمی کیلئے سیٹلائٹس کی کھیپ خلا میں روانہ

واشنگٹن (کنزیومرواچ نیوز) اسپیس ایکس نے بہتر انٹرنیٹ کی فراہمی کیلئے سیٹلائٹس کی ایک کھیپ خلا میں روانہ کردی ہے۔ اسپیس ایکس نے فلوریڈا کے مشہور کیپ کیناویرل اسپیس فورس اسٹیشن سے پیر کو صبح 27 اسٹار لنک سیٹلائٹس سے لدے فالکن 9 راکٹ کو لانچ کیا ہے۔ راکٹ 12 بجے ای ڈی ٹی پر خلائی لانچ کمپلیکس 40 سے لانچ کیا گیا۔ اس مشن کا مقصد 27 اسٹارلنک سیٹلائٹس کو کم زمین کے مدار میں رکھنا ہے جہاں وہ دنیا بھر میں تیز رفتار، کم تاخیر والے انٹرنیٹ لوگوں ک وفراہم کرسکیں۔ پہلے مرحلے کا بوسٹر اپنی 27 ویں پرواز پر زمین پر واپس آیا جہاں یہ جسٹ ریڈ دی انسٹرکشنز ڈرون شپ پر اترا، جو بحراوقیانوس میں واقع ہے۔

'ٹک ٹاک نوٹس' ایک سال بعد ہی بند کرنے کا اعلان

شارٹ ویڈیو شیئرنگ ایپلی کیشن ٹک ٹاک نے حریف سوشل میڈیا ایپلی کیشن انسٹاگرام کے ٹکر میں متعارف کرائی گئی اپنی ایپ 'ٹک ٹاک نوٹس' ایک سال بعد ہی بند کرنے کا اعلان کردیا۔ 'ٹک ٹاک نوٹس' کو اپریل 2024 میں آسٹریلیا اور کینیڈا سمیت دیگر چند ممالک میں متعارف کرایا گیا تھا اور مذکورہ ایپ کو انسٹاگرام کے ٹکر میں پیش کیا گیا تھا۔ ٹک ٹاک نوٹس سوشل شیئرنگ ایپلی کیشن انسٹاگرام کی طرح تھی اور وہاں صارفین ویڈیوز کے علاوہ تصاویر کو طویل کیپشنز اور طویل پوسٹس کے ساتھ شیئر کرسکتے ہیں۔ لیکن اب ٹک ٹاک نے محض ایک سال بعد ہی ٹک ٹاک نوٹس کو دیگر ممالک میں پیش کیے جانے سے قبل ہی مکمل طور پر بند کرنے کا اعلان کردیا۔ ٹیکنالوجی ویب سائٹ کے مطابق ٹک ٹاک نے نوٹس کے صارفین کو بھیجے گئے پیغام میں واضح کیا کہ مذکورہ ایپلی کیشن مئی کے پہلے ہفتے سے دستیاب نہیں ہوگی۔ ٹک ٹاک نوٹس کو 8 مئی 2025 کو مکمل طور پر بند کردیا جائے گا اور کمپنی نے اسے بند کرنے کا سبب نہیں بتایا، تاہم کہا کہ ٹک ٹاک اپنی دوسری ایپلی کیشنز اور سروسز پر توجہ دے گی اور صارفین کو بھی کمپنی کی دوسری سروسز استعمال کرنے کی تجویز دی جاتی ہے۔ ممکنہ طور پر ٹک ٹاک نوٹس کو پذیرائی نہ ملنے کی وجہ سے کمپنی نے اسے مکمل طور پر بند کرنے کا اعلان کیا، تاہم اس حوالے سے تصدیقی طور پر کچھ نہیں کہا جاسکتا۔

21 TO 27 APRIL, 2025
۲۱ تا ۲۷ اپریل ۲۰۲۵

صارفین سے سرکار تک
چیف ایڈیٹر شیخ راشد عالم

کنزیومر واچ

CONSUMER WATCH PAKISTAN

https://www.facebook.com/ Consumerwatch.news

مجلس ادارت:

● چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم ● ایگزیکٹو ایڈیٹر: ڈاکٹر ہما بخاری ● ایڈیٹر: نشید آفاقی
● شریعہ ایڈوائزر: مفتی عبداللہ صدیقی ● لیگل ایڈوائزر: ندیم شیخ ایڈووکیٹ
● ایم ڈی سیلز اینڈ مارکیٹنگ: ظفر حسین ● ڈائریکٹر بزنس ڈیولپمنٹ: ثوبیہ شاکر علی
● پریس منیجر: شکیل احمد خان
● رپورٹنگ ٹیم: احمد حسین انصاری، نصیر الدین، جاوید احمد
محمد دانش، ارباب حسین، حسنین احمد

دفتر کا پتہ: H41، پی ای سی ایچ ایس، بلاک 2، کراچی
فون نمبر: 021-34528802-3

فرمان الٰہی

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

اور جو لوگ ایمان تو لے آئے لیکن ہجرت نہیں کی تو
(اے اہل اسلام اب) اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے مشرکوں
سے جن سے تم نے عہد کر رکھا تھا بیزاری (اور جنگ کی تیاری) ہے
سورۃ التوبہ 09-آیت نمبر 01

مجھے ہے حکم اذاں.................!

کنزیومر واچ کے تازہ شمارے میں بہت سے دلچسپ عنوانات شامل کیے گئے ہیں توقع ہے کہ یہ تبدیلیاں آپ کو پسند آئیں گی، اس حوالے سے آپ کی آرا کا انتظار رہے گا، صدر مملکت کی جانب سے پیٹرولیم لیوی آرڈیننس جاری کرتے ہی عوام پر بڑا بوجھ لاد دیا گیا، وفاقی حکومت نے شہریوں پر ملکی تاریخ کا سب سے زیادہ پیٹرولیم لیوی کا بوجھ منتقل کر دیا۔ رپورٹ کے مطابق پیٹرول اور ڈیزل پر پیٹرولیم لیوی میں اضافے کا نوٹیفکیشن جاری کر دیا گیا۔ حکومت پیٹرول اور ڈیزل پر اب تک 70 روپے فی لیٹر پیٹرولیم لیوی وصول کر رہی تھی، تاہم نوٹیفکیشن کے بعد پیٹرول پر پیٹرولیم لیوی 78 روپے 2 پیسے فی لیٹر کر دی گئی، ہائی اسپیڈ ڈیزل پر پیٹرولیم لیوی 77 روپے ایک پیسے فی لیٹر مقرر کی گئی ہے۔ پیٹرول پر پیٹرولیم لیوی میں 8 روپے 2 پیسے فی لیٹر کا اضافہ کیا گیا، ہائی اسپیڈ ڈیزل پر پیٹرولیم لیوی 7 روپے ایک پیسے فی لیٹر بڑھا دی گئی، وفاقی حکومت نے پیٹرول اور ہائی اسپیڈ ڈیزل پر 70 روپے سے زیادہ لیوی لگانے کیلیے قانون تبدیل کر دیا۔ صرف ایک ماہ کے دوران پیٹرول پر پیٹرولیم لیوی میں 18 روپے 2 پیسے فی لیٹر کا اضافہ کیا گیا، ہم سمجھتے ہیں کہ اس صورتحال سے عوام شدید متاثر ہوں گے۔ اسی کے ساتھ ایک خوش کن خبر یہ ہے کہ کویت نے پاکستان کے لیے تیل کریڈٹ کی سہولت میں 2 سال کی توسیع کر دی۔ رپورٹ کے مطابق یہ سہولت کویت پیٹرولیم کی جانب سے پاکستان اسٹیٹ آئل (پی ایس او) کو دی گئی ہے۔ وفاقی وزیر پیٹرولیم علی پرویز ملک سے اسلام آباد میں کویتی سفیر نے ملاقات کی، اس موقع پر علی پرویز ملک نے کہا کہ وزیراعظم شہباز شریف نے کویت اور دیگر برادر ممالک کی سپورٹ کی بدولت مشکل معاشی اصلاحات میں کامیابی حاصل کی ہے۔ کویتی سفیر نے کہا کہ وزیراعظم شہباز شریف کی قیادت میں پاکستان نے معاشی ترقی حاصل کی ہے، ملاقات میں دونوں ممالک کے درمیان توانائی کے شعبے میں دوطرفہ تعاون کو مضبوط بنانے پر اتفاق کیا گیا۔ وفاقی وزیر پیٹرولیم نے کہا کہ پاکستان کے لیے خصوصی رعایت پر کویت کا شکریہ ادا کرتے ہیں، وزیراعظم شہباز شریف کویت کے عوام، امیر کویت اور ولی عہد کے لیے بے پناہ محبت اور احترام رکھتے ہیں، کمشنر کراچی نے شہر میں دن کے اوقات میں ہیوی ٹریفک پر مکمل پابندی عائد کر دی ایک خبر کے مطابق کراچی کمشنر کراچی کی جانب سے شہر میں ٹریفک حادثات پر قابو پانے کے لئے ایک اور حکم نامہ جاری کر دیا گیا ہے۔ جاری کردہ حکم نامے کے مطابق شہر میں دن کے اوقات میں ہیوی ٹریفک پر مکمل پابندی عائد کرتے ہوئے دفعہ 144 نافذ کر دی ہے، پابندی کا اطلاق تعمیراتی مال بردار ڈمپرز پر بھی ہوگا۔ نوٹیفکیشن میں کہا گیا ہے کہ ہیوی ٹریفک کو صبح 6 بجے سے رات 10 بجے تک شہر میں داخلے کی اجازت نہیں ہوگی، ہیوی ٹریفک پر شہر میں داخلہ پر پابندی ڈی آئی جی ٹریفک کی سفارش پر لگائی گئی۔ حکم نامے کے مطابق ہیوی ٹریفک کو سپر ہاوے سے نیو کراچی انڈسٹریل ایریا براستہ سلپ روڈ چلنے کی اجازت ہوگی، نیشنل ہائی وے سے گودام چورنگی براستہ منزل پیٹرول پمپ، یونس چورنگی، داؤد چورنگی سے جام صادق چلنے کی اجازت ہوگی۔ اس کے علاوہ ناردرن بائی پاس سے پراچہ چوک، اسٹیٹ ایونیو، سیمنز چورنگی سے گلبائی ماڑی پور روڈ پر ہیوی ٹریفک کو آمد و رفت کی اجازت ہوگی۔

خیر اندیش
شیخ راشد عالم
چیف ایڈیٹر کنزیومر واچ

Top Stories | ٹاپ اسٹوریز

PAGE 04
پاکستان کی عالمی ریٹنگ میں بہتری
معیشت کی نئی راہیں روشن

PAGE 08
پاک چین دوستی
زمین سے خلا تک

PAGE 06
کاروباری برادری رشوت
دینا بند کر دے، وفاقی وزیر خزانہ

PAGE 09
سیاحوں کی جنت: کینیڈا
کے 1000 آئس لینڈز

PAGE 07
پیٹرولیم لیوی، عوام
پر بڑا بوجھ لاد دیا گیا

PAGE 10
ڈائر وولف: کیا واقعی
دوبارہ زندہ ہو گیا ہے؟

چیف ایڈیٹر و پبلشر شیخ راشد عالم نے فیئر پرنٹنگ پریس راجہ کوثر بلڈنگ، برنس روڈ سے چھپوا کر H-41، پی سی ایچ ایس، بلاک 2 کراچی سے شائع کیا

پاکستان کی عالمی ریٹنگ میں بہتری، معیشت کی نئی راہیں روشن

عالمی کریڈٹ ایجنسی فچ نے پاکستان کا معاشی آؤٹ لُک مستحکم قرار دیتے ہوئے کریڈٹ ریٹنگ ٹرپل سی پلس سے بڑھا کر بی مائنس کردی جون تک پاکستان کا بجٹ خسارہ کم ہو کر 6 فیصد ہو جائے گا یہ اپ گریڈ اعتماد کی عکاسی کرتا ہے کہ ملک اصلاحات پر عمل درآمد کرے گا عالمی تجارتی تناؤ بیرونی دباؤ پیدا کرسکتا ہے، لیکن اس کا برآمدات اور مارکیٹ فنانسنگ پر کم انحصار خطرات کو کم کرے گا، کریڈٹ ایجنسی فچ کی جانب سے پاکستان کی ریٹنگ بی مائنس کرنا معاشی اصلاحات پر اعتماد ہے۔ تین سال بعد پاکستان کی ریٹنگ کو اپ گریڈ کیا گیا، وزیر خزانہ

کنزیومر واچ رپورٹ

عالمی کریڈٹ ایجنسی فچ نے پاکستان کا معاشی آؤٹ لُک مستحکم قرار دیتے ہوئے کریڈٹ ریٹنگ ٹرپل سی پلس سے بڑھا کر بی مائنس کردی۔ رپورٹ کے مطابق نیو یارک میں واقع عالمی کریڈٹ ریٹنگ ایجنسی فچ نے پاکستان کی غیر ملکی قرضہ جاتی ریٹنگ ٹرپل سی پلس سے بڑھا کر بی مائنس کردی ہے، اور مقامی کرنسی ریٹنگ کو بھی بی مائنس کردیا ہے۔ عالمی ریٹنگ ایجنسی نے پاکستانی کے معاشی آؤٹ لُک کو مستحکم قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ درمیانی مدت میں خسارہ تقریباً 5 فیصد تک محدود رہنے کی توقع ہے۔ عالمی ایجنسی کا کہنا ہے کہ توقع ہے جون تک پاکستان کا مجموعی بجٹ خسارہ کم ہو کر 6 فیصد ہو جائے گا۔ فچ نے کہا کہ یہ اپ گریڈ اس اعتماد کی بھی عکاسی کرتا ہے کہ ملک ساختی اصلاحات پر عمل درآمد کرے گا، جس سے اس کے بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (آئی ایم ایف) پروگرام کی کارکردگی اور فنڈنگ کی دستیابی میں مدد ملے گی۔ ایجنسی نے کہا کہ اگرچہ جاری عالمی تجارتی تناؤ بیرونی دباؤ پیدا کرسکتا ہے، لیکن اس کا برآمدات اور مارکیٹ فنانسنگ پر کم انحصار خطرات کو کم کرے گا۔ فچ کی رپورٹ میں مزید کہا گیا ہے کہ صوبائی حکومتوں نے بھی زرعی آمدنی پر ٹیکس میں اضافہ کرنے کے لیے قانون سازی کی ہے جو کہ ایک اہم ساختی معیار ہے۔ یہ ان اقدامات کے بعد ہوا ہے جو پاکستان نے اپنے پچھلے، نسبتاً عارضی پروگرام کے تحت کیے تھے، جو اپریل 2024 میں مکمل ہو گیا تھا۔ واضح رہے کہ مئی 2023 میں افراط زر کے ریکارڈ بلند سطح پر پہنچنے اور زرمبادلہ کے ذخائر میں گراوٹ کے بعد معیشت دیوالیہ ہونے کے دہانے پر تھی، لیکن جزوی طور پر آئی ایم ایف کے 7 بلین ڈالر کے بیل آؤٹ پروگرام کی بدولت اسے کچھ ریلیف ملا ہے۔ مارچ میں، آئی ایم ایف نے پاکستان کے ساتھ ایک نیا معاہدہ کیا، جس سے 1.3 بلین ڈالر کی نقد رقم جاری ہو سکتی ہے۔ قبل ازیں گزشتہ برس جولائی میں فچ نے انٹرنیشنل مانیٹری فنڈ سے

> صوبائی حکومتوں نے بھی زرعی آمدنی پر ٹیکس میں اضافہ کرنے کے لیے قانون سازی کی ہے ۔ یہ ان اقدامات کے بعد ہوا ہے جو پاکستان نے اپنے پچھلے، نسبتاً عارضی پروگرام کے تحت کیے تھے، مئی 2023 میں افراط زر کے ریکارڈ بلند سطح پر پہنچنے اور زرمبادلہ کے ذخائر میں گراوٹ کے بعد معیشت دیوالیہ ہونے کے دہانے پر تھی، لیکن جزوی طور پر آئی ایم ایف کے 7 بلین ڈالر کے بیل آؤٹ پروگرام کی بدولت اسے کچھ ریلیف ملا ہے۔ فچ رپورٹ

معاہدے کے بعد پاکستان کی طویل مدتی غیر ملکی کرنسی ایشوور ڈیفالٹ ریٹنگ اپ گریڈ کرتے ہوئے 'سی سی سی' سے 'سی سی سی پلس' کردی تھی۔

وزیر خزانہ کا پاکستان کی ریٹنگ اپ گریڈ کرنے کا خیر مقدم

وزیر خزانہ محمد اورنگزیب نے پاکستان کی کریڈٹ ریٹنگ اپ گریڈ کرنے کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا ہے کہ فچ کی جانب سے پاکستان کی ریٹنگ بی مائنس کرنا معاشی اصلاحات پر اعتماد ہے۔ انہوں نے کہا کہ فچ نے تین سال بعد پاکستان کی ریٹنگ کو اپ گریڈ کیا ہے جس کے بعد مزید سرمایہ کاری، تجارت اور روزگار کے مواقع پیدا ہوں گے۔ وزیر خزانہ کا کہنا تھا کہ حکومت معاشی اصلاحات اور معاشی استحکام کا سفر جاری رکھے گی۔

ہمارا کرنٹ اکاؤنٹ 70 لاکھ ڈالر سرپلس ہے، گورنر اسٹیٹ بینک

تمام تر صورتحال کے باوجود کرنٹ اکاؤنٹ کو سرپلس رکھنے میں کامیاب رہے، ایکسچینج ریٹ بھی انہی پالیسی اقدامات کے باعث مستحکم ہے

2022 میں مہنگائی کا مسئلہ درپیش تھا، ہمیں کارپوریٹ سیکٹر کے ساتھ مل کر کام کرنا ہوگا، ہم نے سخت فیصلے کیے ہیں، درآمدات کو کم کیا ہے

11 ہزار تاخیر کا شکار درآمدات سے متعلق ایل سیز کے مسائل کو حل کیا گیا، ملک میں مہنگائی کی شرح میں بتدریج کمی ریکارڈ کی جا رہی ہے

بیرون ملک مقیم پاکستانی کارکنوں کی جانب سے ترسیلات زر میں فروری 2025 میں سال بہ سال تقریباً 40 فیصد اضافہ ہوا، جمیل احمد

کنزیومر واچ رپورٹ

گورنر اسٹیٹ بینک جمیل احمد نے کہا ہے کہ ہمارا کرنٹ اکاؤنٹ گزشتہ سال خسارے میں تھا، تاہم اس سال 70 لاکھ ڈالر سرپلس ہے، تمام تر صورتحال کے باوجود ہم کرنٹ اکاؤنٹ کو سرپلس رکھنے میں کامیاب رہے ہیں، ایکسچینج ریٹ بھی انہی پالیسی اقدامات کے باعث مستحکم ہے، انٹربینک اور اوپن مارکیٹ کا فرق بھی کم ہو چکا ہے۔ گورنر اسٹیٹ بینک نے پاکستان اسٹاک ایکسچینج میں فنانشل لٹریسی بینکنگ اینڈ فنانس سے متعلق گونگ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ فنانشل لٹریسی کو فروغ دینے کے لیے ایسے پروگراموں کا انعقاد خوش آئند ہے۔ انہوں نے کہا کہ 2022 میں مہنگائی کا مسئلہ درپیش تھا، ہمیں کارپوریٹ سیکٹر کے ساتھ مل کر کام کرنا ہوگا، ہم نے سخت فیصلے کیے ہیں درآمدات کو کافی حد تک کم کیا ہے۔ جمیل احمد نے کہا کہ 11 ہزار تاخیر کا شکار درآمدات سے متعلق ایل سیز کے مسائل کو حل کیا گیا، مہنگائی کی شرح میں بتدریج کمی ریکارڈ کی جا رہی ہے، مانیٹری پالیسی کمیٹی کی توقع کے مطابق مہنگائی کی شرح میں کمی ہوئی، گورنر اسٹیٹ بینک نے کہا کہ کرنٹ اکاؤنٹ سرپلس ہوتا دیکھا گیا، کرنٹ اکاؤنٹ اس سال 70 لاکھ ڈالر سرپلس رہا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ بیرونی ادائیگیاں 26 ارب ڈالر ہیں جن میں سے 16 ارب رول اوور یا ری فنانس ہوں گے، بقایا 10 ارب میں سے 8 ارب کی ادائیگی کر چکے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ مالی سال 25 کے اختتام تک جی ڈی پی نمو 2.5 سے 3.5 فیصد رہے گی، زرعی ترقی بہتر رہی تو معاشی نمو 4.2 فیصد تک ہو سکتی ہے۔ گورنر اسٹیٹ بینک نے کہا کہ مارچ کے مہینے میں ترسیلات زر 4 ارب 10 کروڑ ڈالر ریکارڈ کی گئی ہیں۔ بیرون ملک مقیم پاکستانی کارکنوں کی جانب سے ترسیلات زر میں فروری 2025 میں سال بہ سال تقریباً 40 فیصد اضافہ ہوا تھا اور یہ 3 ارب 12 کروڑ ڈالر تک پہنچ گئی تھیں۔ جنوری 2025 کے مقابلے میں ترسیلات زر میں 3.8 فیصد اضافہ ہوا، جس سے معیشت، حکومتی ذخائر اور درآمد کنندگان کے لیے لیکویڈیٹی کو انتہائی ضروری مالی مدد ملی۔ مالی سال 25 کے پہلے 9 ماہ (جولائی تا مارچ) کے دوران ترسیلات زر 28 ارب 70 کروڑ ڈالر تک پہنچ گئیں، جو گزشتہ سال کے اسی عرصے کے مقابلے میں 33 فیصد زیادہ ہیں۔ اسٹیٹ بینک کے سربراہ نے کہا کہ جون تک زرمبادلہ کے ذخائر 14 ارب ڈالر سے تجاوز کرنے کا امکان ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ معاشی سرگرمیوں کی بحالی کے اشارے مل رہے ہیں، اگر زراعت گزشتہ سال کی کارکردگی سے مطابقت رکھتی تو ملک کی جی ڈی پی گروتھ 4.2 فیصد تک پہنچ جاتی۔ تاہم توقع سے کمزور زرعی سیزن کی وجہ سے جی ڈی پی کی شرح نمو اب 2.5 سے 3 فیصد کے درمیان رہنے کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔ اے کے ڈی سیکیورٹیز کے مطابق مارچ کے دوران ترسیلات زر بنیادی طور پر سعودی عرب (98 کروڑ 70 لاکھ ڈالر)، متحدہ عرب امارات (84 کروڑ 20 لاکھ ڈالر)، برطانیہ (68 کروڑ 40 لاکھ ڈالر) اور امریکا (41 کروڑ 90 لاکھ ڈالر) آئیں۔ جنوری میں گورنر اسٹیٹ بینک نے کہا تھا کہ ملک اپنے معاشی اہداف حاصل کر رہا ہے، قرضوں کی سطح اور ادائیگیوں کا توازن اب بھی کنٹرول میں ہے۔ 2023 میں پاکستان کو دہائیوں کے بدترین معاشی بحران اور اب تک کی بلند ترین افراط زر کا سامنا کرنا پڑا تھا، جس کے نتیجے میں زرمبادلہ کے ذخائر کم ہو کر 4 ارب 60 کروڑ ڈالر رہ گئے تھے، جو 3 ہفتوں کی درآمدات کو پورا کرنے کے لیے کافی نہیں تھے۔ اس بحران نے حکومت کو ادائیگیوں کے توازن (بی او پی) کے بحران کی حمایت کے لیے عالمی مالیاتی فنڈ (آئی ایم ایف) سے بیل آؤٹ حاصل کرنے پر مجبور کیا۔ آئی ایم ایف (جس نے پاکستان کے لیے 7 ارب ڈالر کے امدادی پیکج کی منظوری دی ہے) کو توقع ہے کہ 2029 تک ملک کی ترقی کی شرح بتدریج بہتر ہو کر 4.5 فیصد ہو جائے گی۔ افراط زر کے حوالے سے گورنر اسٹیٹ بینک جمیل احمد نے کہا کہ افراط زر کا دباؤ بھی اچھی سمت میں ہے، گزشتہ ماہ سی پی آئی افراط زر تاریخی 0.7 فیصد تک پہنچ گیا تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ میں اسٹیٹ بینک کی جانب سے یہ بتا سکتا ہوں کہ ہم نے یہی پیشگوئی کی تھی، اور ہم نے 10 مارچ کو اپنی مانیٹری پالیسی کمیٹی کے سامنے بات کی تھی۔ سی پی آئی افراط زر نومبر 2021 میں 10 فیصد سے اوپر چلا گیا تھا، اور جولائی تک لگاتار 33 مہینوں تک 2 ہندسوں میں رہا تھا، اس دوران مئی 2023 میں یہ شرح 38 فیصد تک پہنچ گئی تھی جس کی وجہ خوراک اور توانائی کی غیر معمولی قیمتیں تھیں۔ مارچ 2025 میں ہیڈ لائن افراط زر کی شرح کم ہو کر 0.7 فیصد سال بہ سال رہ گئی، جو دسمبر 1965 کے بعد سے کم ترین سطح ہے۔ یہ گراوٹ مارکیٹ کی توقعات اور وزارت خزانہ کے تخمینے دونوں سے تجاوز کر گئی، جس نے مارچ میں افراط زر کی شرح ایک فیصد سے ڈیڑھ فیصد کے درمیان ہونے کی پیش گوئی کی تھی۔ افراط زر کی شرح میں سست روی بنیادی طور پر گندم اور اس کی ذیلی مصنوعات کی کم قیمتوں، پیاز، آلو اور کچھ دالوں جیسی خراب ہونے والی اشیا اور بجلی کی قیمتوں میں کمی کی وجہ سے ہے۔

کنزیومرواچ نیوز

وزیر خزانہ محمد اورنگزیب نے کہا ہے کہ صنعتکاروں اور تاجروں کا ملکی ترقی میں کلیدی کردار ہے، ہمارا اصل مقصد عام آدمی کو فائدہ پہنچانا ہے، پاکستان میں سیلف سسٹین ایبلٹی آئے گی تو یہ عالمی مالیاتی ادارے (آئی ایم ایف) کا آخری قرض پروگرام ہوگا، آنے والے مہینوں میں وزیراعظم کی جانب سے مزید خوشخبریاں سنائی جائیں گی۔ لاہور چیمبر آف کامرس کے دورے میں صنعتکاروں سے ملاقات کے بعد نیوز کانفرنس

حل کرے گا؟ ہم سادہ سا فارم متعارف کروائیں گے، موبائل فون سے آن لائن اسے بھر دیں تو سیلری کلاس کا ٹیکس کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔ وزیر خزانہ نے کہا کہ سرکاری کاروباری ادارے (ایس او ایز) 800 ارب سے ایک کھرب روپے کا مجموعی نقصان کرتے ہیں، 24 ایس او ایز کی نجکاری کا کہہ دیا گیا ہے، ہر وقت کہا جاتا ہے کہ صحت اور تعلیم پر کیا خرچ کیا جا رہا ہے، بجٹ کہیں اور جا رہا ہے، یہی اس کا جواب ہے، جب یہاں سے پیسہ بچنا شروع ہوگا تو صحت اور تعلیم پر مزید خرچ کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ فیس لیس کسٹم

تالی دونوں ہاتھ سے بجتی ہے

کاروباری برادری رشوت دینا بند کردے، وفاقی وزیر خزانہ

رشوت خوری کی شکایات کو ایک زاویے سے نہ دیکھا جائے، سرکاری افسران رشوت لے رہے ہیں تو کوئی رشوت دے بھی تو رہا ہے

تاجروں کا ملکی ترقی میں کلیدی کردار ہے، ہمارا مقصد عام آدمی کو فائدہ پہنچانا ہے، وزیراعظم ٹیکسیشن کے معاملات کو لیڈ کر رہے ہیں

فیڈرل بورڈ آف ریونیو میں ایسے افسران لائیں گے جن کی ساکھ اور شہرت اچھی ہوگی، آپ لوگ تھوڑا سا حوصلہ کرلیں، محمد اورنگزیب

فیس لیس کسٹم ٹیکنالوجی متعارف کروائیں گے، اگر ہم انسانی مداخلت کا خاتمہ نہیں کرتے اور کسی افلاطون کو بھی لگا دیں گے تو مسئلہ نہیں حل ہوگا

آچکی ہے۔ وزیر خزانہ نے کہا کہ آبادی اور ماحولیات کے مسائل ہیں، ہماری آبادی تیز رفتاری سے بڑھ رہی ہے، دیہات میں پیدائش کی شرح زیادہ ہے، شہروں میں تناسب کم ہے، اگر اسی رفتار سے آبادی بڑھتی گئی تو ملک کا مستقبل کیا ہوگا، اسکولوں سے باہر بچوں کی تعداد بڑھ رہی ہے، ہمیں ڈھانچہ جاتی مسائل پر فوکس کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ماحولیاتی مسائل کی وجہ سے لاہور میں رہنا مشکل ہو گیا ہے تو یہ سب ہم پر اور آپ پر منحصر ہے، کلائمیٹ چینج کے لیے وزیراعلیٰ پنجاب کے پروگرام کے حوالے سے آپ لوگ تعاون کیجیے، تاکہ مسائل کم سے کم سطح پر لائے

کرتے ہوئے وزیر خزانہ نے کہا کہ وزیراعظم شہباز شریف ٹیکسیشن کے معاملات کو براہ راست لیڈ کر رہے ہیں، اگر ہم اپنے محصولات اور توانائی کے مسائل حل کرلیں تو معیشت بہتری کی جانب چلی جائے گی۔ محمد اورنگزیب نے کہا کہ چوری اور رشوت خوری کی شکایات کو ایک زاویے سے نہ دیکھا جائے، تالی دونوں ہاتھ سے بجتی ہے، سرکاری افسران رشوت لے رہے ہیں تو کوئی رشوت دے بھی تو رہا ہے، کاروباری برادری سے کہتا ہوں آپ کی مدد کی ضرورت ہے، آپ لوگ رشوت دینا بند کریں، فیڈرل بورڈ آف ریونیو (ایف بی آر) میں ایسے افسران لائیں گے جن کی ساکھ اور شہرت اچھی ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ 80 فیصد انکم ٹیکس دینے والے سیلری کلاس کی انکم اکاؤنٹ میں گرتے ہی ٹیکس کاٹ لیا جاتا ہے، پھر بھی انہیں دفاتر میں جانا پڑتا ہے، انہیں مشورہ دیا جاتا ہے کہ نان اپلی کیبل لکھ دیں، اگر کوئی ایسا لکھ دے اور کل کو کوئی مسئلہ ہو جائے تو کون اسے

کی
جو پہلے
بات ہوئی
ہے، اب ہم
اس میں ٹیکنالوجی
متعارف کروائیں گے، اگر
ہم اس عمل سے انسانی مداخلت کا
خاتمہ نہیں کرتے اور کسی افلاطون کو بھی لگا دیں گے تو مسئلہ نہیں حل ہوگا۔ محمد اورنگزیب نے کہا کہ آپ لوگ بھی تھوڑا سا حوصلہ کرلیں، ایک صاحب میرے پاس کچھ ماہ قبل آئے اور کہا کہ ری فنڈ مل

گیا ہے لیکن ایک پرسنٹیج مانگی گئی تھی، افسر نے کہا کہ ان جیسے وزیر تو کئی آئے اور کئی چلے گئے، ان

صاحب
کا کہنا تھا کہ
ہمیں انہی
افسران سے ڈیل کرنا
ہے، اسی لیے وہ پرسنٹیج دے
دی، میں آپ سے گزارش کروں گا
خدارا ایسا نہ کیجیے، آپ بھی حوصلہ کریں، اللہ خیر کرے گا۔ ان کا کہنا تھا کہ ان شا اللہ قومی ایئر لائن پی آئی اے کی نجکاری جلد دوبارہ شروع کی جائے گی، پی آئی اے خسارے سے نکل کر منافع میں

جاسکیں۔ ان کا کہنا تھا کہ مہنگائی کی شرح میں کمی ہو رہی ہے، شرح سود 22 فیصد سے 12 فیصد ہو چکی ہے، پالیسی ریٹ میں کمی سے کاروبار میں استحکام آرہا ہے، ہمارا اصل مقصد عام آدمی کو فائدہ پہنچانا ہے، ہم درست سمت کی جانب گامزن ہیں لیکن ہر سیکٹر کو برآمدات کرنا ہوں گی، ہمیں اپنی برآمدات میں اضافے کے لیے کام کرنا ہے۔

محمد اورنگزیب نے کہا کہ معاشی استحکام کے لیے مہنگائی کا کم ہونا لازمی تھا، ہر ہفتے اشیائے خورونوش کی قیمتوں کا جائزہ لیا جا رہا ہے، ہم روز کی بنیاد پر دالوں، چینی اور دیگر اشیا کی قیمتوں کو دیکھ رہے ہیں، افراط زر نیچے آنے کا فائدہ عام آدمی کو ہونا چاہیے۔ انہوں نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ ریکوڈک ایک اہم منصوبہ ہے، 2028 کے بعد ہماری برآمدات میں اضافہ ہوگا، بلوچستان میں ریکوڈک پروجیکٹ ہمارا خواب ہے، انڈونیشیا میں پچھلے سال نکل کی ایکسپورٹ 22 ارب ڈالر رہی۔

پیٹرولیم لیوی، عوام پر بڑا بوجھ لاد دیا گیا

حکومت نے شہریوں پر ملکی تاریخ کا سب سے زیادہ پیٹرولیم لیوی کا بوجھ منتقل کردیا، صدر مملکت کی جانب سے پیٹرولیم لیوی آرڈیننس جاری

نوٹی فکیشن کے بعد پیٹرول پر 78 روپے 2 پیسے لیٹر، ہائی اسپیڈ ڈیزل پر 77 روپے ایک پیسے فی لیٹر پیٹرولیم لیوی مقرر کردی گئی، رپورٹ

ایک ماہ کے دوران پیٹرول پر 18 روپے 2 پیسے فی لیٹر اور ہائی اسپیڈ ڈیزل پر 17 روپے ایک پیسے فی لیٹر پیٹرولیم لیوی کا اضافہ کیا گیا

کنزیومر واچ نیوز

صدر مملکت کی جانب سے پیٹرولیم لیوی آرڈیننس جاری کرتے ہی عوام پر بڑا بوجھ لاد دیا گیا، وفاقی حکومت نے شہریوں پر ملکی تاریخ کا سب سے زیادہ پیٹرولیم لیوی کا بوجھ منتقل کر دیا۔ رپورٹ کے مطابق پیٹرول اور ڈیزل پر پیٹرولیم لیوی میں اضافے کا نوٹی فکیشن جاری کر دیا گیا۔ حکومت پیٹرول اور ڈیزل پر اب تک 70 روپے فی لیٹر پیٹرولیم لیوی وصول کر رہی تھی، تاہم نوٹی فکیشن کے بعد پیٹرول پر پیٹرولیم لیوی 78 روپے 2 پیسے فی لیٹر کر دی گئی، ہائی اسپیڈ ڈیزل پر پیٹرولیم لیوی 77 روپے ایک پیسے فی لیٹر مقرر کی گئی ہے۔ پیٹرول پر پیٹرولیم لیوی میں 8 روپے 2 پیسے فی لیٹر کا اضافہ کیا گیا، ہائی اسپیڈ ڈیزل پر پیٹرولیم لیوی 7 روپے ایک پیسے فی لیٹر بڑھا دی گئی، وفاقی حکومت نے پیٹرول اور ہائی اسپیڈ ڈیزل پر 70 روپے سے زیادہ لیوی لگانے کے لیے قانون تبدیل کر دیا۔ صرف ایک ماہ کے دوران پیٹرول پر پیٹرولیم لیوی میں 18 روپے 2 پیسے فی لیٹر کا اضافہ کیا گیا، ایک ماہ میں ہائی اسپیڈ ڈیزل پر پیٹرولیم لیوی 17 روپے ایک پیسے فی لیٹر بڑھائی گئی۔ اس سے پہلے وفاقی حکومت کے پاس پیٹرول اور ہائی اسپیڈ ڈیزل پر 70 روپے تک فی لیٹر لیوی لگانے کا اختیار تھا۔ مٹی کے تیل، لائٹ ڈیزل آئل اور ہائی آکٹین بلینڈنگ کمپونٹ (ایچ اوبی سی) پر بھی پیٹرولیم لیوی میں اضافہ کیا گیا ہے، مٹی کے تیل پر پیٹرولیم لیوی 7 روپے 99 پیسے فی لیٹر بڑھائی گئی ہے، مٹی کے تیل پر پیٹرولیم لیوی 18 روپے 95 پیسے فی لیٹر مقرر کی گئی ہے، لائٹ ڈیزل آئل پر پیٹرولیم لیوی میں 7 روپے 62 پیسے فی لیٹر کا اضافہ کیا گیا ہے، لائٹ ڈیزل آئل پر پیٹرولیم لیوی 15 روپے 37 پیسے فی لیٹر کردی گئی ہے۔ ایچ اوبی سی پر پیٹرولیم لیوی 8 روپے 2 پیسے فی لیٹر بڑھا دی گئی، جس کے بعد ایچ اوبی سی پر پیٹرولیم لیوی 78 روپے 2 پیسے فی لیٹر کردی گئی۔ دوسری جانب رپورٹ کے مطابق وزیراعظم شہباز شریف کی حکومت نے پیٹرولیم مصنوعات (پیٹرولیم لیوی) آرڈیننس 1961 میں ترمیم کرکے اہم پیٹرولیم مصنوعات، پیٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں پر مزید لیوی عائد کردی۔ سرکاری حکام کا کہنا ہے کہ حکومت پہلے ہی پیٹرول، ہائی اسپیڈ ڈیزل (ایچ ایس ڈی) اور ہائی آکٹین بلینڈنگ کمپونٹ پر زیادہ سے زیادہ قابل اجازت پیٹرولیم لیوی 70 روپے فی لیٹر وصول کر رہی ہے، یہی وجہ ہے کہ قیمتوں کو موجودہ سطح پر برقرار رکھنے کے لیے ایک نئے قانون کی ضرورت تھی۔ حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ پیٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں مزید کمی نہیں ہونے دی جائے گی جس سے طلب میں اضافہ ہوسکتا ہے، کاربن کے اخراج کی حوصلہ افزائی ہوسکتی ہے اور زرمبادلہ کی قیمت میں اضافہ ہوسکتا ہے۔ عالمی مارکیٹ میں گزشتہ دو ہفتوں کے دوران پیٹرول اور ایچ ایس ڈی کی قیمتوں میں بالترتیب 6 ڈالر اور 5 ڈالر فی بیرل کی کمی ہوئی ہے۔ وزیراعظم نے بظاہر اتحادیوں کی سیاسی حمایت کو یقینی بنانے کے لیے اعلان کیا کہ لیوی میں اضافے سے حاصل ہونے والی رقم سندھ اور بلوچستان میں سڑکوں کی تعمیر پر خرچ کی جائے گی۔ حکومت نے آئی ایم ایف کو یکم جولائی سے ایک ارب 30 کروڑ ڈالر کی لچک اور پائیداری سہولت کے حصے کے طور پر تقریباً 5 روپے فی لیٹر کاربن لیوی عائد کرنے کا حلف نامہ بھی دیا ہے۔ حکومت اب پیٹرول اور ڈیزل پر 96 سے 97 روپے فی لیٹر ٹیکس وصول کر رہی ہے۔

پیٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں کمی کا فائدہ

بلوچستان کے عوام کو منتقل کریں گے، وزیراعظم

کنزیومر واچ نیوز

وزیراعظم شہباز شریف نے کہا ہے کہ پیٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں کمی کا فائدہ عوام کو منتقل نہیں کریں گے بلکہ اس بچت سے بلوچستان میں موٹر وے طرز کی ہائی وے بنائیں گے۔ وفاقی کابینہ اجلاس سے خطاب کے دوران شہباز شریف کا کہنا تھا کہ 8 بے گناہ پاکستانیوں کو شہید کردیا گیا جس کی جتنی بھی مذمت کریں کم ہے، وزیر خارجہ کی ایرانی ہم منصب سے گفتگو ہوئی ہے اور میں نے بھی اس پر بیان جاری کیا، امید کی جانی چاہیے کہ ایرانی حکومت قاتلوں کو گرفتار کرکے قرار واقعی سزا دی گی۔ انہوں نے کہا کہ وزیر خزانہ، سیکریٹری خزانہ، سیکریٹری توانائی اور متعلقہ افراد کی معاونت سے بجلی کی قیمتوں میں ساڑھے 7 روپے کی کمی کی جاچکی ہے جو پاکستان کے تمام صارفین کے لیے کی گئی ہے جس میں کاروباری حضرات بھی شامل ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ یہ ہماری طرف سے قوم کے لیے عید کا تحفہ تھا جس سے یقیناً معیشت کو بہت فائدہ پہنچے گا، ہماری کوشش ہے کہ عوام کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچا کر ان کے زخموں پر مرہم رکھا جائے۔ انہوں نے کہا کہ اب ایک موقع پھر آیا ہے کہ عالمی منڈیوں میں تیل کی قیمتیں نیچے آئی ہیں، حالیہ قیمتیں جو گری ہیں، اور جو ٹیرف لگے ہیں اس کی وجہ سے قیمتوں کا اتار چڑھا جاری ہے، شہباز شریف کا کہنا تھا کہ ہم نے بہت سوچ بچار کے بعد یہ طے کیا ہے کہ کراچی، قلات، خضدار، کوئٹہ چمن کو خونی سڑک کہتے ہیں جو ایک سنگل روڈ ہے لیکن یہ فنڈز کے بغیر مکمل نہیں ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں خیبرپختونخوا سے سکھر تک بہترین موٹرویز بن چکے ہیں اور اب سکھر، حیدرآباد، کراچی تک موٹروے بننے جارہی ہے، ایم 6 اور ایم 9 سرمایہ کاری سے ہوگا جو وفاق خود شفاف طریقے سے بنائے گا۔ ان کا کہنا تھا کہ 2 ہزار لوگ اس خونی سڑک نے نگل لیے ہیں، سیاسی اور سماجی طور پر بھی دیکھیں، بلوچستان دیکھ رہا ہے کہ مردان سے سکھر تک موٹروے بن گئی، جس پر کئی سو ارب روپے لگ چکے ہیں لیکن ہمارا کیا قصور ہے کہ ہمارے پاس کوئی اس طرح کی سڑک نہیں ہے۔ وزیراعظم نے کہا کہ 2022-23 میں دو طرفہ ہائی وے کا سنگ بنیاد رکھا تھا لیکن اس پر کوئی کام نہیں ہوا، اب طے کیا ہے کہ اس سڑک کو ہم نے بدلنا ہے اور اس کو ترقی کی سڑک میں تبدیل کرنا ہے، یہ ہائی وے ہوگی لیکن اس کا معیار موٹر وے والا ہوگا۔ ان کا کہنا تھا کہ 2022-23 میں اس کا تخمینہ 250 ارب روپے تھا لیکن اب یہ تقریباً 300 ارب روپے ہے، دو سال میں یہ ہائی وے مکمل ہوجائے گی جو قیمتیں کم ہورہی ہیں وہ ہم پاکستانی عوام کو منتقل نہیں کر رہے، اس بچت کو ہم بلوچستان کے عوام کے نذر کر رہے ہیں۔ یہ موقع ہے کہ بلوچستان کے عوام کو احساس ہو کہ ہمارے لیے بھی کوئی سوچ رہا ہے، وفاق، سندھ، پنجاب، خیبرپختونخوا ہمارے لیے سوچ رہا ہے، یہ رقم این-25 پر خرچ ہوگی، ایک بہترین معیاری کوالٹی کی سڑک ہوگی، ہم خود کھڑے ہوکر اس کو بنائیں گے، بلوچستان خوشحال ہوگا تو پاکستان خوشحال ہوگا۔

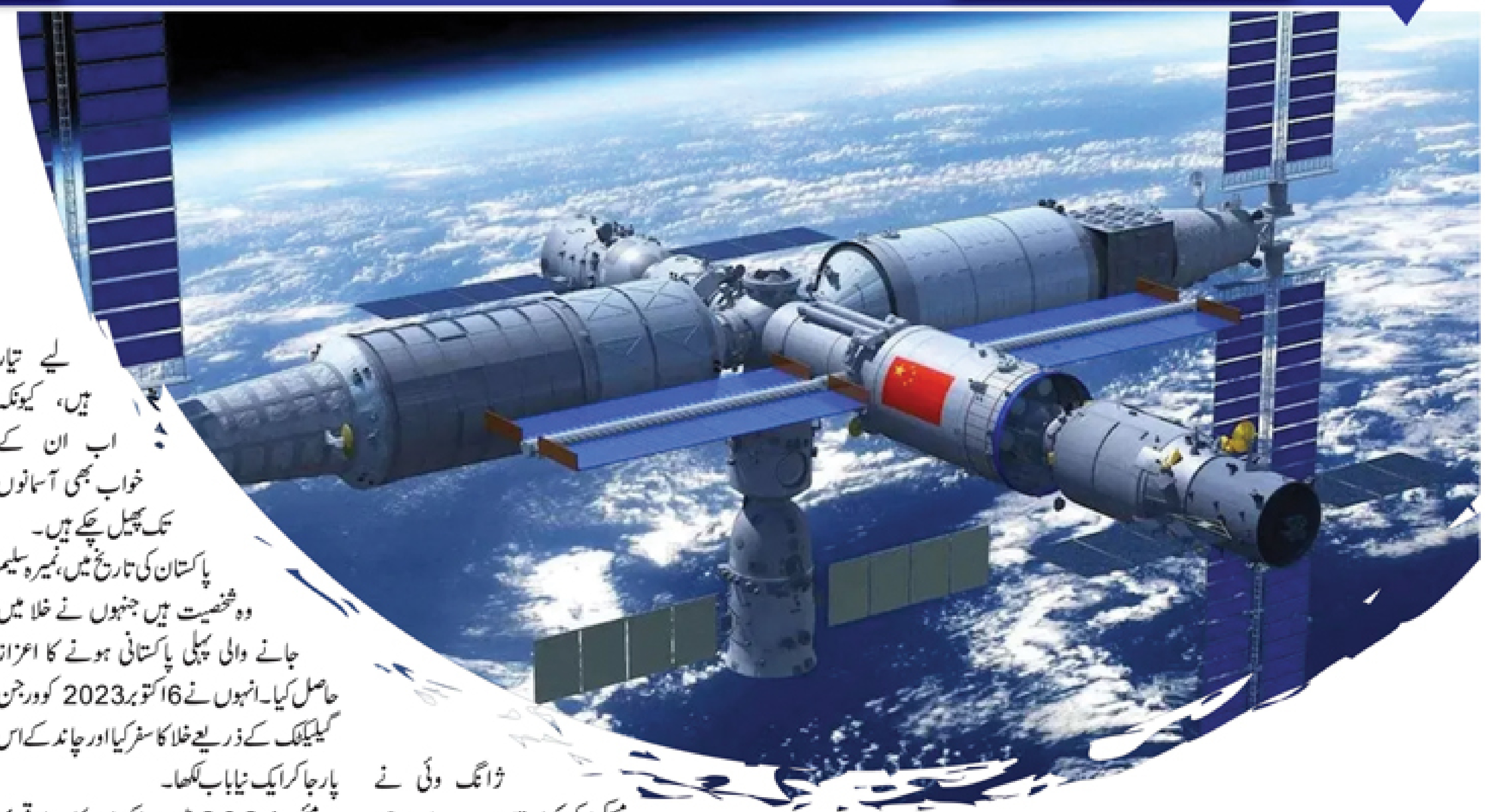

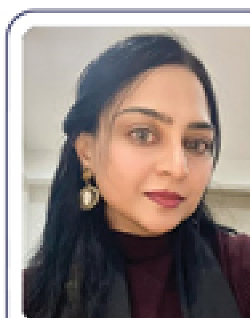

نئے جہاں کی تلاش

ارم زہرا (وینزو، چین)

پاک چین دوستی زمین سے خلا تک

قسط نمبر 2

"کیا آپ نے کبھی سوچا ہے کہ خلا میں ان خلائی مشنز کے دوران انسانوں کے درمیان کس طرح کے رابطے ہوتے ہوں گے؟" میں نے لیو یگ سے پوچھا۔

انہوں نے کہا، "خلا میں انسان اور مشن کے درمیان تعلق ہر لمحے مضبوط ہوتا ہے۔ وہاں کے ماحول میں انسان کی موجودگی محض ٹیکنالوجی کی بنیاد پر ممکن نہیں ہوتی، بلکہ اس میں انسان کی صبر، لگن اور جرات کا بھی حصہ ہوتا ہے۔"۔

ہمارے سفر کا سب سے دلچسپ لمحہ وہ تھا جب ہمیں ایک خلاباز سے ملنے کا موقع ملا۔ ژانگ وئی، جو تیانگونگ مشن میں کئی ماہ گزار چکے تھے، ہم سے ملنے آئے۔ وہ ایک عام انسان کی طرح دکھائی دے رہے تھے، مگر ان کی آنکھوں میں ایک چمک تھی—شاید خلا میں جھانکنے کا اثر تھا۔

"خلائی زندگی کیسی ہوتی ہے؟" میں نے بے تابی سے پوچھا۔

وہ مسکرائے، "بالکل مختلف! کوئی کششِ ثقل نہیں، ہر چیز ہوا میں معلق رہتی ہے۔ کھانے کے لیے اسپیشل پیکٹ ہوتے ہیں، پانی کے بلبلے بن جاتے ہیں، اور نیند بھی ہوا میں تیرتے ہوئے آتی ہے!"

میں نے حیرانی سے سوچا، ہم زمین پر کششِ ثقل کو کتنا عام سمجھتے ہیں، مگر خلا میں تو ہر چیز ایک الگ ہی کھیل لگتی ہے۔

ژانگ وئی، نے خلائی زندگی کے بارے میں کچھ مزید حیرت انگیز حقائق بتائے۔ ان کے بقول، خلا میں کوئی بھی چیز معمول کے مطابق نہیں ہوتی، ہر لمحہ ایک نیا تجربہ ہوتا ہے۔

"ہم خلا میں رہتے ہوئے نیند بھی مختلف طریقے سے لیتے ہیں۔ نیند کے دوران، ہم کسی خاص پوزیشن میں نہیں ہوتے، بلکہ خلا میں تیرتے ہوئے نیند کی حالت میں ہوتے ہیں۔"

ان کی باتوں میں ایک جادو تھا، جیسے وہ خلا کے رازوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے ہوں۔ اور پھر وہ لمحہ آیا جب میں نے ژانگ وئی سے پوچھا، "خلا میں رہتے ہوئے آپ کا سب سے یادگار لمحہ کیا تھا؟"

"جب میں نے خلا سے زمین کو دیکھا—نیلا، روشن، اور پوری کائنات میں سب سے خوبصورت—وہ لمحہ ہمیشہ میرے ساتھ رہے گا۔" ژانگ وئی نے گہری سانس لیتے ہوئے کہا۔

ژانگ وئی کی آنکھوں میں وہ چمک تھی جو صرف کسی خلاباز کے پاس ہوتی ہے—ایک ایسا شخص جو خلا کے رازوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھ چکا ہو۔ لیکن اس کے باوجود، وہ زمین پر رہنے والے لوگوں کی طرح ہنسی مذاق کرتے نظر آ رہے تھے۔

ہم سب ایک کمرے میں جمع ہوئے، اور ژانگ وئی نے کہا، "خلا میں زندگی بہت مختلف ہوتی ہے، خاص طور پر کھانا کھانا۔"

"کیسے مختلف؟" میں نے دلچسپی سے پوچھا۔

"آپ سوچ بھی نہیں سکتیں! خلا میں کھانے کی چیزیں ہوا میں تیرتی رہتی ہیں، اور آپ کو کبھی یقین نہیں آتا کہ آپ نے کتنی دیر تک کھانے کی چیزوں کا پیچھا کیا ہوگا!" وہ ہنستے ہوئے بولے۔

"تو کیا آپ لوگ کھانے کے دوران گرتے نہیں ہو؟" میں نے مذاق کرتے ہوئے سوال کیا۔

"کبھی کبھار، کھانے کا پیکٹ کہیں غائب بھی ہو جاتا ہے!" ژانگ وئی نے شرارت سے کہا۔

یعنی خلا میں سب کچھ تیرتا ہے، ہے نا؟" میں نے شوق سے پوچھا

وہ ہنس پڑے، "ہاں! ایک بار میرا کھانے کا چمچ ہوا میں تیرتا رہا، اور میں اسے پکڑ نہ سکا۔ پھر کئی گھنٹے بعد وہ واپس میرے سر پر آن گرا!"

ژانگ وئی نے قہقہہ لگایا، اور ہم سب ہنس دیے۔

ژانگ وئی نے مزید بتایا کہ خلا میں زندگی کی مشکلات صرف کھانے تک محدود نہیں ہوتی۔

"ہم خلا میں ہر چیز کو معلق حالت میں پاتے ہیں۔ نیند بھی ایک مسئلہ ہوتی ہے— آپ کا جسم خلا میں معلق ہوتا ہے، اور نیند کی پوزیشن ایسی ہوتی ہے کہ آپ گھومتے گھومتے جاگ جاتے ہیں!"

"تو کیا آپ لوگوں کو خواب آتے ہیں؟" میں نے دلچسپی سے پوچھا۔

"ہاں، اور عجیب وغریب خواب آتے ہیں!

ایک بار میں نے خواب میں دیکھا کہ میں خلا میں تیر رہا ہوں، اور میری آنکھوں کے سامنے زمین کی نیلی روشنی دھندلی پڑنے لگی ہے۔ میں نے سوچا، کیا میں کبھی واپس لوٹ پاؤں گا؟"

ژانگ وئی نے مسکرا کر کہا، "اوہ۔۔۔ امید ہی روشنی کا نام ہے۔" میں نے دل میں سوچا۔

لیکن ان سب باتوں کے باوجود، میں نے یہ محسوس کیا کہ خلا میں زندگی گزارنا نہ صرف فزیکل بلکہ ذہنی طور پر بھی انتہائی چیلنجنگ ہے۔ خلابازوں کو زمین سے دور رہ کر اور بے وزنی کی حالت میں کام کرنا ہوتا ہے، جہاں ایک غلط حرکت بھی بڑے مسئلے کا سبب بن سکتی ہے

لیکن جو بات میری توجہ کو سب سے زیادہ اپنی طرف کھینچ رہی تھی، وہ یہ تھی کہ پاکستان اور چین نے خلا کی دنیا میں ایک دوسرے کا ہاتھ تھام لیا تھا۔ یہ نہ صرف سائنسی ترقی تھی بلکہ اس میں دونوں ملکوں کے درمیان دوستی کا ایک نیا باب بھی تھا۔

جب میں نے چاند کے مشن "چانگ ای"6 کی جھلکیاں دیکھیں، تو مجھے یہ سمجھنے میں دیر نہیں لگی کہ چین کی خلائی ترقی صرف ایک ملک کا خواب نہیں ہے، بلکہ دنیا کے مختلف خطوں کے خوابوں کا حصہ بن چکا ہے۔ چانگ ای 6 نے چاند کے تاریک پہلو سے نمونے جمع کیے، اور پاکستان بھی اس مشن کا حصہ تھا۔ چین نے پاکستان کے خلائی سیٹلائٹ کو چاند کے مدار میں بھیجا، اور یہ ایک سنگ میل تھا۔

چین کے خلائی مشنوں کی کامیابیاں نہ صرف چین کے لیے فخر کا باعث تھیں بلکہ پاکستان کے لیے بھی ایک امید کی کرن تھیں۔ جہاں چین اور پاکستان نے مل کر خلا کی سرحدوں کو پار کیا۔ یہ دو ممالک کی دوستی تھی۔ جو خلا میں اپنا رشتہ مزید مضبوط کر رہے ہیں۔ اور یہ کامیابی ان پاکستانی خواتین کی بھی ہے، جو خلا کی سرحدوں کو عبور کرنے کے لیے تیار ہیں، کیونکہ اب ان کے خواب بھی آسمانوں تک پھیل چکے ہیں۔

پاکستان کی تاریخ میں، نمیرہ سلیم وہ شخصیت ہیں جنہوں نے خلا میں جانے والی پہلی پاکستانی ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔ انہوں نے 6 اکتوبر 2023 کو ورجن گیلیکٹک کے ذریعے خلا کا سفر کیا اور چاند کے اس پار جا کر ایک نیا باب لکھا۔

مئی 2024 میں، پاکستان کا پہلا قمری سیٹلائٹ "آئی کیوب-کیو" چینی مشن "چانگ ای-"6 کے ذریعے چاند کے مدار میں پہنچا۔ اس سیٹلائٹ نے چاند اور سورج کی تصاویر بھیجی، جو پاکستان کی خلائی تحقیق میں ایک اہم سنگ میل ہے۔ چین کے خلائی مرکز کے دورے کے دوران، ایک ہال میں جب گائیڈ نے خوشخبری سنائی، تو میری آنکھوں میں چمک آ گئی۔

"پاکستان اور چین کے درمیان ایک معاہدہ طے پا گیا ہے۔ دو پاکستانی خلاباز جلد ہی چین میں تربیت حاصل کریں گے،" اُس نے بتایا، جیسے کوئی استاد بچے کو پہلی پوزیشن کی خبر دیتا ہے۔

میرے دل میں عجیب سا فخر اُبھرا— کیا واقعی؟ خلا میں؟

"ان میں سے ایک پاکستانی خلاباز چینی خلائی اسٹیشن 'تیانگونگ' مشن پر جائے گا!" گائیڈ نے مزید بتایا۔

مجھے لگا جیسے بیجنگ کے اس جدید ہال میں بیٹھے بیٹھے میرا دل لاہور کے فلک بوس مینار پاکستان پر اڑ گیا ہو، جہاں سے اُمیدیں خلا کی وسعتوں میں تحلیل ہو رہی تھیں۔

پھر بات آئی چاند کی۔ جی ہاں، وہی چاند جسے ہم صدیوں سے محبوب کی تمثیل بناتے آئے ہیں۔

2028 میں پاکستان کا پہلا قمری روور چین کے مشہور مشن 'چانگ ای-8' کے ساتھ چاند کے جنوبی قطب پر تحقیق کرے گا،" گائیڈ نے مسکراتے ہوئے بتایا۔

اب دل میں خواہ مخواہ ایک ترنگ سی دوڑنے لگی۔ یہ کوئی افسانہ نہیں، نہ ہی شاعری کی کوئی مبالغہ آرائی— بلکہ حقیقت تھی کہ پاکستان اور چین اب چاند کے سفر میں ساتھی بن چکے تھے۔

میں نے آسمان کی طرف دیکھا—ایک ایسا آسمان جو اب صرف نیلا نہیں تھا، بلکہ اس میں پاکستان کا سبز ہلال بھی خوابوں کی مانند جھلملا رہا تھا۔

میں اپنی نشست پر بیٹھی تھی، مگر میرے خیالات خلا میں تیر رہے تھے۔

"تیانگونگ"، وہ آسمانی محل، جو اب محض ایک خلائی اسٹیشن نہیں رہا، بلکہ ایک امید کی علامت بن چکا ہے۔ چینی خلاباز خلا میں موجود ہیں، اور اگلا مشن... وہ طویل ہوگا، اور کچھ نیا لے کر آئے گا۔

میرے ساتھ بیٹھی ایک نوجوان چینی طالبہ نے سرگوشی کی:

"اب ہم مریخ کی طرف دیکھ رہے ہیں"...

میں نے مسکرا کر کہا، "اور ہم—پاکستانی—یہ خواب دیکھنے لگے ہیں۔"

یہ وہ لمحہ تھا جب میری آنکھوں کے سامنے بچپن کے وہ کٹے پھٹے اخبار گھومنے لگے جن پر چاند، سیارے، اور ناسا کی تصویریں چھپی ہوتی تھیں۔ تب صرف پڑھتے تھے، اب سن رہے تھے— کہ ہم بھی جا رہے ہیں۔

مجھے لگا، خلا اب کسی ایک ملک کی میراث نہیں رہی۔ یہ اب ان خوابوں کی سرزمین بن چکی ہے جن کی سرحدیں نہ چین جانتا ہے، نہ پاکستان—بس انسانیت۔

بیجنگ کے ان برقی ہالز سے نکل کر جب میں باہر آئی، تو آسمان بدستور نیلا تھا۔

مگر مجھے وہ نیلا پن اب خالی نہیں لگتا تھا۔

اس نیلے آسمان میں چین کا ارادہ، پاکستان کا خواب، اور انسان کا حوصلہ جھلملا رہا تھا۔

اور میں؟ میں بس بیجنگ کی چمکتی سڑکوں پر چلتی جا رہی تھی، مگر دل کہکشاؤں میں تیر رہا تھا۔ اور میرے ذہن میں یہی سوال گھوم رہے تھے۔

کیا واقعی ایک دن ایسا بھی آئے گا جب میرا وطن، میری زمین، میرا آسمان بھی خلا کے ان در وا آسمانوں میں شامل ہوگا؟

کیا کبھی ہم بھی ستاروں کی رہگزر پر اپنے نشان چھوڑ پائیں گے؟

بیجنگ کی روشنیوں میں کھوئے ہوئے، میں نے آسمان کی طرف دیکھا—

وہی آسمان جو کراچی، لاہور، اسلام آباد، گلگت اور بیجنگ سب پر ایک جیسا ہے۔

فرق صرف اتنا ہے کہ کسی نے اسے چھونے کی ٹھان لی ہے، اور اب شاید ہماری باری ہے۔

عکسِ خیال

ڈاکٹر بشارت ریحان (کینیڈا)

سیاحوں کی جنت: کینیڈا کے 1000 آئس لینڈز

پیش لفظ

کینیڈا، جسے قدرت نے بے پناہ حسن سے نوازا ہے، دنیا بھر کے سیاحوں کے لیے ایک جنت کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس کا قدرتی تنوع، وسیع جنگلات، شفاف جھیلیں اور برفیلے پہاڑ اسے منفرد بناتے ہیں۔ لیکن کینیڈا کی ایک اور دلکش پہچان اس کے ہزاروں آئس لینڈز (برفیلے جزائر) ہیں، جو سیاحوں کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ یہ مضمون کینیڈا کے 1000 آئس لینڈز کی سیر کرواتے ہوئے ان کی جغرافیائی اہمیت، خوبصورتی اور سیاحتی کشش پر روشنی ڈالے گا۔

کینیڈا کے آئس لینڈز: ایک تعارف

کینیڈا میں تقریباً 1000 سے زائد آئس لینڈز موجود ہیں، جو ملک کے شمالی اور قطبی علاقوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ یہ جزائر نہ صرف برف کی چادروں سے ڈھکے ہوتے ہیں بلکہ ان میں سے کئی پر گلیشیرز، آئس کیپس اور منجمد جھیلیں بھی موجود ہیں۔ ان میں سے کچھ مشہور آئس لینڈز درج ذیل ہیں:

1. ایلسمیر آئس لینڈ (Ellesmere Island)
2. بیفن آئس لینڈ (Baffin Island)
3. وکٹوریا آئس لینڈ (Victoria Island)
4. بینکس آئس لینڈ (Banks Island)
5. ڈیون آئس لینڈ (Devon Island)

یہ جزائر نہ صرف جغرافیائی لحاظ سے اہم ہیں بلکہ یہاں کی ماحولیاتی نظام (ایکوسیٹم) اور نایاب جنگلی حیات بھی تحقیق کا اہم موضوع ہیں۔

ایلسمیر آئس لینڈ: دنیا کا دسواں سب سے بڑا جزیرہ

کینیڈا کا ایلسمیر آئس لینڈ دنیا کا دسواں سب سے بڑا جزیرہ ہے، جو نناوت کے علاقے میں واقع ہے۔ یہاں کا درجہ حرارت سال بھر منفی رہتا ہے، جس کی وجہ سے یہاں وسیع گلیشیرز اور برفیلے میدان موجود ہیں۔

سیاحتی کشش

-قومی پارکس: یہاں Quttinirpaaq نیشنل پارک واقع ہے، جو انتہائی سرد موسم کے باوجود سیاحوں کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔

قطبی ریچھ اور دوسرے جانور: یہاں قطبی ریچھ، آرکٹی لومڑی اور کیریبو جیسے جانور پائے جاتے ہیں۔

سائنسی تحقیق: اس جزیرے پر کئی تحقیقی مراکز قائم ہیں، جو موسمیاتی تبدیلیوں کا مطالعہ کرتے ہیں۔

بیفن آئس لینڈ: برفیلے پہاڑوں کی سرزمین

بیفن آئس لینڈ کینیڈا کا سب سے بڑا اور دنیا کا پانچواں سب سے بڑا جزیرہ ہے۔ یہاں کے بلند و بالا پہاڑ اور گہری وادیاں سیاحوں کو حیران کر دیتی ہیں۔

اہم مقامات

آؤیٹکٹ نیشنل پارک: یہ پارک اونچے چٹانوں اور گلیشیرز کے لیے مشہور ہے۔

اینگمائٹ روایتی آبادی: یہاں کے مقامی انوئٹ لوگ اپنی ثقافت اور روایات کو زندہ رکھے ہوئے ہیں۔

برڈ واچنگ: یہاں پرندوں کی کئی نایاب اقسام دیکھی جاسکتی ہیں۔

وکٹوریا آئس لینڈ: برفانی ریگستان

وکٹوریا آئس لینڈ دنیا کا آٹھواں سب سے بڑا جزیرہ ہے، جو تقریباً مکمل طور پر برف سے ڈھکا ہوا ہے۔ یہاں کی زمین بنجر اور سرد ہے، لیکن اس کے باوجود یہ ایک دلکش مقام ہے۔

خصوصیات

منجمد جھیلیں: یہاں کئی جھیلیں سال بھر منجمد رہتی ہیں۔

معدنی ذخائر: اس جزیرے پر قیمتی معدنیات کے ذخائر موجود ہیں۔

مشاہدہ شفق قطبی (Aurora Borealis): یہاں رات کے وقت آسمان پر شفق قطبی کا نظارہ کیا جاسکتا ہے۔

بینکس آئس لینڈ: جنگلی حیات کی پناہ گاہ

بینکس آئس لینڈ اپنی منفرد حیاتیاتی تنوع کے لیے جانا جاتا ہے۔ یہاں muskox (ایک قسم کا جنگلی بیل) اور قطبی بھیڑیے پائے جاتے ہیں۔

سیاحتی

تجربات

ٹریکنگ اور کیمپنگ: یہاں پر موسم گرما میں ٹریکنگ کی جا سکتی ہے۔

فوٹوگرافی: قدرت کے دلکش نظاروں کی فوٹوگرافی کے لیے یہ ایک بہترین جگہ ہے۔

ڈیون آئس لینڈ: انسانوں کے بغیر ایک جزیرہ

ڈیون آئس لینڈ کو "زمین کا مریخ" بھی کہا جاتا ہے، کیونکہ یہاں کا ماحول مریخ جیسا خشک اور بنجر ہے۔ ناسا یہاں اپنے خلائی مشنز کی تربیت کرواتا ہے۔

واضح خصوصیات

مارس سمیولیشن پروجیکٹ: سائنس دان یہاں مریخ جیسی زندگی کے تجربات کرتے ہیں۔

- قدیم آثار: یہاں پر کئی قدیمی فوسلز اور جیولوجیکل نمونے ملے ہیں

کینیڈا کے آئس لینڈز کی سیاحتی اہمیت

کینیڈا کے یہ برفیلے جزائر نہ صرف قدرت کے نظارے پیش کرتے ہیں بلکہ یہ سیاحوں کے لیے ایک انوکھا تجربہ فراہم کرتے ہیں۔ یہاں کے گلیشیرز، قطبی جانور، اور شفق قطبی دنیا بھر کے سیاحوں کو اپنی طرف کھینچتے ہیں۔

سیاحوں کے لیے تجاویز

1. موسم کی جانچ پڑتال: یہاں کا موسم انتہائی سرد ہوتا ہے، اس لیے گرم کپڑے لازمی ساتھ لے کر جائیں۔

2. مقامی گائیڈز کی خدمات خطرناک علاقوں میں مقامی گائیڈز کی مدد لیں۔

3. ماحولیات کا خیال: یہاں کا ماحول نازک ہے، اس لیے کوئی بھی فضلہ یا آلودگی نہ پھیلائیں

اختتامیہ

کینیڈا کے 1000 آئس لینڈز قدرت کا ایک انمٹ تحفہ ہیں، جو نہ صرف سائنسی تحقیق کے لیے اہم ہیں بلکہ سیاحوں کے لیے ایک جادوئی دنیا پیش کرتے ہیں۔ اگر آپ کو مہم جوئی اور فطرت سے محبت ہے، تو کینیڈا کے ان برفیلے جزائر کا سفر آپ کے لیے یادگار ثابت ہوگا۔

ڈائر وولف: کیا واقعی دوبارہ زندہ ہو گیا ہے؟

جہانِ امریکا

حمیرا گل تشنہ

امریکا میں ڈائر وولف (Dire Wolf) پر حالیہ سائنسی تحقیق نے اس معدوم جانور کو دوبارہ زندہ کرنے کے دعووں کو مرکزِ توجہ بنا دیا ہے۔

> ڈائر وولف ایک دلچسپ اور طاقتور جانور تھا جو اپنے دور کا ایک اہم شکاری تھا۔ اگرچہ یہ معدوم ہو چکا ہے، لیکن اس کی کہانیاں اور فوسلز ہمیں قدیم دنیا کے بارے میں قیمتی معلومات فراہم کرتے ہیں۔ جدید ثقافت میں اس کی شبیہہ ایک رومانوی اور پراسرار مخلوق کے طور پر زندہ ہے، جو اسے ہمیشہ یادگار بنا دیتی ہے۔ ڈائر وولف موجودہ بھیڑیوں سے جینیاتی طور پر بہت مختلف تھا اور یہ ایک الگ نسل تھی۔ اس تحقیق نے سائنسدانوں کو قدیم جانوروں کے ارتقاء کو سمجھنے میں مدد دی ہے۔

ڈالاس کی بائیوٹیکنالوجی کمپنی "کولوسل بائیو سائنسز" نے اعلان کیا ہے کہ اس نے جینیاتی انجینئرنگ کے ذریعے ڈائر وولف جیسے جانوروں کو دوبارہ تخلیق کر لیا ہے۔

ڈائر وولف (Dire Wolf)، جس کا سائنسی نام "Canis dirus" ہے، ایک معدوم قسم کا بھیڑیا تھا جو تقریباً 125,000 سے 9,500 سال قبل شمالی اور جنوبی امریکا میں پایا جاتا تھا۔ یہ جانور اپنے دور کا ایک بہترین طاقتور شکاری تھا اور آج کے بھیڑیوں (Gray Wolf) سے کئی لحاظ سے مختلف تھا۔

ڈائر وولف کو اکثر فلموں، کتابوں اور گیمز میں دکھایا جاتا ہے، جیسے کہ مشہور ٹی وی سیریز "Game of Thrones" میں بھی جہاں یہ اسٹارک خاندان کا علامتی جانور ہے۔

ڈائر وولف آج کے بھیڑیوں سے بڑا اور زیادہ طاقتور تھا۔ اس کی اہم جسمانی خصوصیات درج ذیل ہیں:

1) جسمانی ساخت: ڈائر وولف کا وزن تقریباً "60 سے 80 کلوگرام" تک ہوتا تھا، جبکہ اس کی لمبائی "1.5 میٹر" تک ہو سکتی تھی۔ اس کے مقابلے میں موجودہ بھیڑیا (Gray Wolf) کا وزن عام طور پر "30 سے 50 کلوگرام" ہوتا ہے۔

2) مضبوط جبڑے: ڈائر وولف کے جبڑے بہت طاقتور تھے، جو اسے بڑے شکار کو مارنے اور ہڈیاں توڑنے میں مدد دیتے تھے۔

3) موٹی کھال: کیونکہ یہ برفانی دور (Ice Age) میں رہنے والا جانور تھا۔ اس لیے سخت سرد موسم کا مقابلہ کرنے کے لیے اس کی کھال بہت موٹی اور بھاری ہوتی تھی۔

ڈائر وولف کی باقیات زیادہ تر شمالی امریکا، خاص طور پر ریاست ہائے متحدہ امریکا اور میکسیکو سے ملی ہیں۔ جنوبی امریکا میں بھی اس کے کچھ فوسلز دریافت ہوئے ہیں۔ یہ جانور عام طور پر جنگلات، گھاس کے میدانوں اور برفانی علاقوں میں رہتا تھا۔ مزید یہ کہ، یہ ایک "کارنیور" (گوشت خور) جانور تھا اور یہ بڑے جانوروں کا شکار کرتا تھا۔ اس کے شکار میں شامل تھے:

بائسن (Bison)
مستھڈن (Mastodon)
- گریٹر بڑے ہرن
- اور دیگر چھوٹے جانور

وہ تنہا نہیں بلکہ اکثر گروہ کی شکل میں شکار کرتے تھے، جس سے انہیں بڑے جانوروں کو گرانے میں آسانی ہوتی تھی۔

ڈائر وولف کم از کم تقریباً "9,500" سال قبل معدوم ہو گیا۔ اس کی معدومیت کی چند ممکنہ وجوہات یہ ہیں:

1) موسمیاتی تبدیلی: برفانی دور کے ختم ہونے سے ماحول تبدیل ہوا، جس سے ڈائر وولف کے شکار کم ہو گئے۔

2) انسانوں کا دباؤ: قدیم انسان (Paleo Indians) نے بھی زندگی گزارنے کے لیے ان کے شکار پر انحصار کیا، جس سے ڈائر وولف کی خوراک کم سے کم ہو گئی۔

3) مسابقتی دباؤ: چھوٹے اور زیادہ موافق بھیڑیوں (جیسے Gray Wolf) نے ڈائر وولف کے لیے خوراک کے حصول کو مشکل بنا دیا۔

ڈائر وولف کو جدید ثقافت میں کئی جگہوں پر دکھایا گیا ہے جیسے کہ "Game of Thrones" کی سیریز میں بھی ڈائر وولف اسٹارک خاندان کا علامتی نشان ہے۔ کئی فلموں اور کتابوں میں کئی فکشن کہانیوں میں ڈائر وولف کو ایک خطرناک اور پراسرار جانور کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔

- آج کے دور میں کھیلے جانے والے کئی گیمز جیسے "ARK Survival: Evolved" میں ڈائر وولف کو ایک طاقتور جانور کے طور پر شامل کیا گیا ہے۔

حال ہی میں، "ڈی این اے تحقیق" سے پتہ چلا ہے کہ ڈائر وولف موجودہ بھیڑیوں سے جینیاتی طور پر بہت مختلف تھا اور یہ ایک الگ نسل تھی۔ اس تحقیق نے سائنسدانوں کو قدیم جانوروں کے ارتقاء کو سمجھنے میں مدد دی ہے۔

ڈائر وولف ایک دلچسپ اور طاقتور جانور تھا جو اپنے دور کا ایک اہم شکاری تھا۔ اگرچہ یہ معدوم ہو چکا ہے، لیکن اس کی کہانیاں اور فوسلز ہمیں قدیم دنیا کے بارے میں قیمتی معلومات فراہم کرتے ہیں۔ جدید ثقافت میں اس کی شبیہہ ایک رومانوی اور پراسرار مخلوق کے طور پر زندہ ہے، جو اسے ہمیشہ یادگار بنا دیتی ہے۔

لیکن ہم کیوں کہ اب جدید سائنسی دور میں جی رہے ہیں۔ سو اب سائنس کی مدد سے انہونی ہونا کوئی انہونی بات نہیں رہی۔ کولوسل بائیو سائنسز نے دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے "تین ڈائر وولف کے بچوں" (Remus, Romulus, اور Khaleesi) کو جنم دیا ہے، جو تقریباً 10,000 سال قبل معدوم ہو گئے تھے۔ یہ بچے گرے وولف (Gray Wolf) کے جینوم میں 20 جینیاتی تبدیلیاں کر کے تخلیق کیے گئے ہیں، جس سے ان میں ڈائر وولف جیسی خصوصیات (جیسے سفید بال، مضبوط جبڑے، اور بڑا جسم) پیدا ہوئی ہیں۔

اگرچہ کولوسل کے دعووں نے دنیا بھر میں توجہ حاصل کی ہے، لیکن سائنسی برادری میں اس پر شکوک و شبہات پائے جاتے ہیں۔ کیونکہ یہ تحقیق جینیاتی انجینئرنگ کی طاقت کو ظاہر کرتی ہے، لیکن اس کے اخلاقی، ماحولیاتی اور حفاظتی اثرات پر مزید بحث کی اور اقدامات کی ضرورت ہے۔

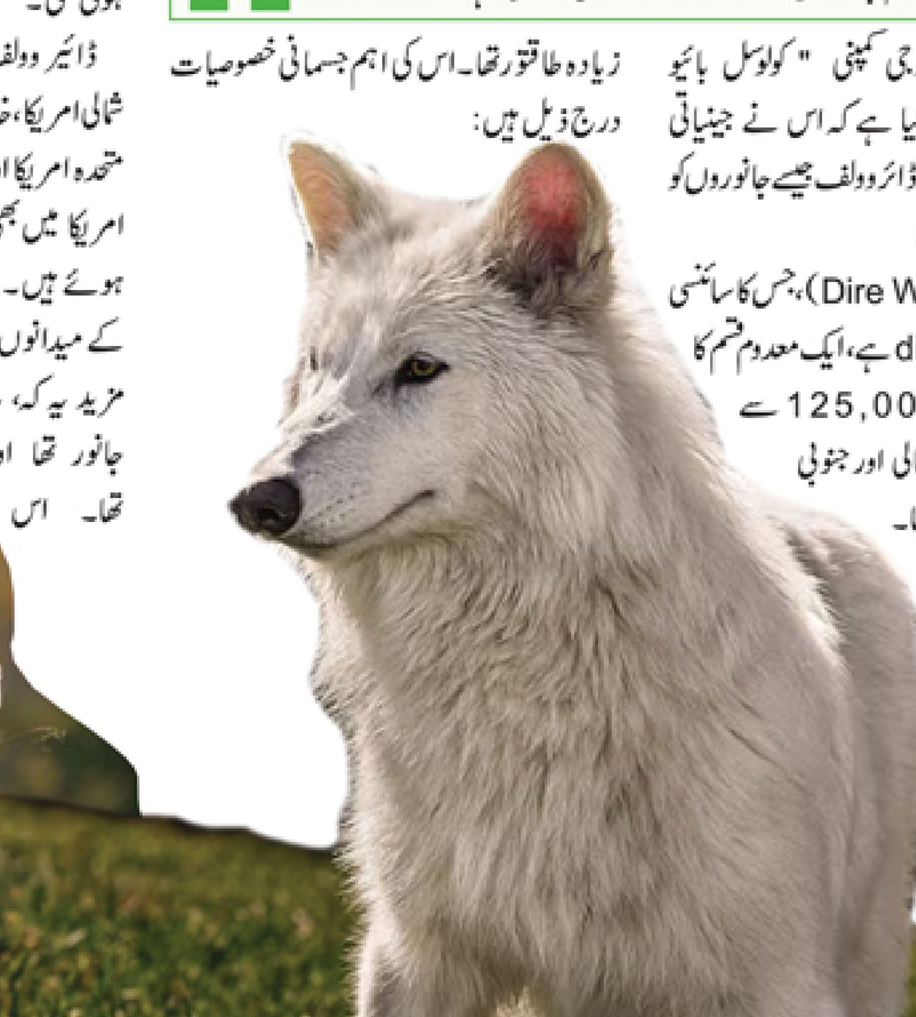

کنزیومر واچ نیوز

ٹرمپ ٹیرف: پاکستان کے تجارتی افق پر ایک طوفان اٹھ سکتا ہے

برآمدات پر تباہ کن اثرات مرتب ہو سکتے ہیں، میکرو اکنامک عدم استحکام، ملازمتوں میں نمایاں نقصان اور غیر ملکی زرمبادلہ میں کمی ہو سکتی ہے

سالانہ ایک ارب 10 کروڑ ڈالر سے ایک ارب 40 کروڑ ڈالر کا نقصان ہوگا، جس کا خمیازہ ملک کے ٹیکسٹائل سیکٹر کو بھگتنا پڑے گا، پالیسی نوٹ

پاکستان نے امریکا کو 5 ارب 30 کروڑ ڈالر کا سامان برآمد کیا جس سے یہ ملک کی سب سے بڑی سنگل کنٹری ایکسپورٹ مارکیٹ بن گیا

پاکستان کی قیمتوں میں مسابقت ختم ہو جائے گی، جس سے بھارت اور بنگلہ دیش جیسے حریفوں کو مارکیٹ شیئر پر قبضہ کرنے کا موقع ملے گا

امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے پاکستانی مصنوعات پر تجارتی محصولات میں اضافے کے اعلان (جو بعد ازاں عارضی طور پر معطل کر دیا گیا ہے) سے پاکستان کی اہم برآمدات پر تباہ کن اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف ڈیولپمنٹ اکنامکس (پی آئی ڈی ای) نے کہا ہے کہ ٹرمپ ٹیرف کے نفاذ سے پاکستان کے تجارتی افق پر ایک طوفان اٹھ سکتا ہے، امریکا کی طرف سے مجوزہ باہمی محصولات ملک کے برآمدی شعبے پر تباہ کن اثرات مرتب کر سکتے ہیں۔ ایک سخت پالیسی نوٹ میں ادارے نے متنبہ کیا کہ یہ محصولات میکرو اکنامک عدم استحکام، ملازمتوں کے نمایاں نقصان اور غیر ملکی زرمبادلہ کی آمدنی میں اہم کمی کا باعث بن سکتے ہیں۔ ڈاکٹر محمد ذیشان، ڈاکٹر شجاعت فاروق اور ڈاکٹر عثمان قادر کی جانب سے 'پاکستانی برآمدات پر امریکا کی جانب سے یکطرفہ ٹیرف میں اضافے کے اثرات' کے عنوان سے کی جانے والی اس تحقیق میں امریکا کو پاکستانی برآمدات پر مجوزہ 29 فیصد باہمی محصولات کے نتائج کا تجزیہ کیا گیا۔ پالیسی نوٹ میں کہا گیا ہے کہ اگر موجودہ 8.6 فیصد موسٹ فیورڈ نیشن (ایم ایف این) ٹیرف میں اضافہ کیا جائے تو کل ڈیوٹی 37.6 فیصد تک پہنچ سکتی ہے، اس کا نتیجہ ممکنہ طور پر امریکا کو برآمدات میں 20 سے 25 فیصد کمی کی صورت میں نکلے گا جس کے نتیجے میں سالانہ ایک ارب 10 کروڑ ڈالر سے ایک ارب 40 کروڑ ڈالر کا نقصان ہوگا، جس کا خمیازہ ٹیکسٹائل سیکٹر کو بھگتنا پڑے گا۔ مالی سال 2024 میں پاکستان نے امریکا کو 5 ارب 30 کروڑ ڈالر مالیت کا سامان برآمد کیا جس سے یہ ملک کی سب سے بڑی سنگل کنٹری ایکسپورٹ مارکیٹ بن گیا، ان برآمدات کا ایک اہم حصہ ٹیکسٹائل اور ملبوسات کا تھا، جنہیں پہلے ہی 17 فیصد تک ٹیرف کا سامنا ہے۔ اگر مجوزہ محصولات پر عمل درآمد کیا جاتا ہے تو پاکستان کی قیمتوں میں مسابقت شدید طور پر ختم ہو جائے گی، جس سے ممکنہ طور پر بھارت اور بنگلہ دیش جیسے علاقائی حریفوں کو مارکیٹ شیئر پر قبضہ کرنے کا موقع ملے گا۔

اس تجزیے میں متنبہ کیا گیا ہے کہ معاشی نتائج ٹیکسٹائل سے آگے بڑھیں گے، نشاط ملز اور انٹرلوپ جیسے بڑے برآمد کنندگان پیداوار کم کرنے پر مجبور ہو سکتے ہیں، جس سے 5 لاکھ سے زائد ملازمتوں کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے، چمڑے، چاول، سرجیکل آلات اور کھیلوں کے سامان سمیت نان ٹیکسٹائل برآمدات کو بھی خطرے میں اضافے کا سامنا ہے۔ خطرات کے باوجود ماہرین نے بحران کو اسٹریٹجک تبدیلی کے ایک موقع کے طور پر دیکھا۔ پالیسی نوٹ میں پاکستان کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے کہ وہ اس کے جواب میں فوری اور سوچ سمجھ کر کارروائی کرے، مختصر مدت کے لیے سفارش کی گئی ہے کہ پاکستان محصولات کے باہمی اخراجات کو اجاگر کرنے اور دیرینہ تجارتی تعلقات کو برقرار رکھنے کے لیے اعلیٰ سطح کی سفارتی کوششوں میں مشغول ہو۔ مثال کے طور پر امریکا نے 2024 میں پاکستان کو 18 کروڑ 10 لاکھ ڈالر مالیت کی کپاس برآمد کی، جو اب خطرے میں ہے۔ پاکستان مذاکرات کی گنجائش پیدا کرنے کے لیے منتخب امریکی درآمدات جیسے مشینری، اسکریپ میٹل اور پیٹرولیم پر محصولات کم کرنے پر بھی غور کر سکتا ہے، مزید برآں، پاکستانی فرموں کی حوصلہ افزائی کی جا سکتی ہے کہ وہ ویلیو چین کو برقرار رکھنے اور ٹیرف میں چھوٹ حاصل کرنے میں مدد کے لیے کپاس اور دھاگے جیسے امریکی نژاد ان پٹس کا زیادہ سے زیادہ استعمال کریں۔ طویل مدت کے لیے انسٹی ٹیوٹ نے برآمدی مصنوعات اور مارکیٹوں، دونوں کو متنوع بنانے کی ضرورت پر زور دیا، یورپی یونین، چین، آسیان ممالک، افریقہ اور مشرق وسطیٰ جیسے ابھرتے ہوئے مقامات آئی ٹی، حلال فوڈ، پروسیسڈ فوڈز اور کھیلوں کے سامان جیسے شعبوں میں ترقی کے امکانات پیش کرتے ہیں۔ رپورٹ میں توانائی اور لاجسٹکس کے اخراجات کو کم کرنے، قواعد و ضوابط کو ہموار کرنے، جدت طرازی اور ٹیکنالوجی کو اپنانے کو فروغ دینے کے اقدامات پر بھی زور دیا گیا ہے۔ مزید برآں، ایک جامع امریکی تجارتی حکمت عملی ضروری ہے جو ٹیکنالوجی، زراعت، توانائی اور ویلیو ایڈڈ مینوفیکچرنگ میں ہم آہنگی پیدا کرنے پر توجہ مرکوز کرے۔ بین الاقوامی محاذ پر، پی آئی ڈی ای نے نوٹ کیا کہ مجوزہ امریکی محصولات عالمی تجارتی تنظیم (ڈبلیو ٹی او) کی پابند ٹیرف کی حد 3.4 فیصد سے تجاوز کرتے ہیں، جو ممکنہ طور پر کثیر الجہتی تجارتی قوانین کی خلاف ورزی ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اگرچہ ڈبلیو ٹی او کے ذریعے قانونی چارہ جوئی ایک آپشن ہے، لیکن پاکستان کے محدود مالی وسائل اس طرح کی کوششوں میں رکاوٹ بن سکتے ہیں، اس سے بھی اہم بات یہ ہے کہ محصولات عالمی تجارت کی باہم مربوط نوعیت کو نظر انداز کرتے ہیں۔ امریکا اور پاکستان کا ٹیکسٹائل لوپ اس کی ایک بڑی مثال ہے، امریکی کاٹن پاکستانی ملوں کو سپلائی کی جاتی ہے جو بدلے میں تیار ملبوسات امریکا کو برآمد کرتی ہیں، اس ویلیو چین میں خلل ڈالنے سے کسی بھی ملک کو فائدہ نہیں ہوتا۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ آگے کا راستہ مشکل ہے، لیکن یہ پاکستان کے لیے اپنے برآمدی فریم ورک کو دوبارہ ترتیب دینے اور مضبوط کرنے کا موقع بھی فراہم کرتا ہے۔ بروقت سفارتکاری، اسٹریٹجک پالیسی اصلاحات اور جرات مندانہ تنوع کی کوششوں سے پاکستان نہ صرف اس بیرونی جھٹکے کا مقابلہ کر سکتا ہے، بلکہ عالمی معیشت میں زیادہ مسابقتی اور لچکدار کھلاڑی کے طور پر بھی ابھر سکتا ہے۔

> طور پر امریکا نے 2024 میں پاکستان کو 18 کروڑ 10 لاکھ ڈالر مالیت کی کپاس برآمد کی، جو اب خطرے میں ہے۔ پاکستان مذاکرات کی گنجائش پیدا کرنے کے لیے منتخب امریکی درآمدات جیسے مشینری، اسکریپ میٹل اور پیٹرولیم پر محصولات کم کرنے پر بھی غور کر سکتا ہے، پاکستانی فرموں کی حوصلہ افزائی کی جا سکتی ہے کہ وہ ویلیو چین کو برقرار رکھنے اور ٹیرف میں چھوٹ حاصل کرنے میں مدد کے لیے کپاس اور دھاگے جیسے امریکی نژاد ان پٹس کا زیادہ سے زیادہ استعمال کریں۔

خصوصی رپورٹ

ایک مردہ انسان 7 زندہ لوگوں کو موت سے بچا سکتا ہے، طبی ماہرین

پیوندکاری کیلئے اعضا کی قلت سے روزانہ سیکڑوں لوگ مر رہے ہیں۔جگر، دل، گردوں اور پھیپھڑوں کے ٹرانسپلانٹ سے انقلاب آسکتا ہے

انسانی اعضا کی قلت کے باعث حیوانوں میں بعض جینیاتی تبدیلیاں کرکے ان کے اعضاء انسانوں کو لگانے کے کامیاب تجربات کئے گئے

ایران اور سعودی عرب جیسے اسلامی ممالک میں دماغی موت کے شکار لوگوں کے اعضاء کی پیوندکاری کی اجازت ہے جو خوش آئند بات ہے

ڈاؤ یونیورسٹی کے زیر اہتمام فرسٹ انٹرنیشنل کانفرنس آن ٹرانسپلانٹیشن اختتام پذیر، ملکی اور غیر ملکی ماہرین نے کانفرنس کو اہم سنگ میل قرار دیا

ڈاؤ یونیورسٹی کے زیر اہتمام فرسٹ انٹرنیشنل کانفرنس آن ٹرانسپلانٹیشن اختتام پذیر، ملکی اور غیر ملکی ماہرین نے کانفرنس کو پاکستان کے لیے اہم سنگ میل قرار دیتے ہوئے اس کے ہر دو سال بعد انعقاد پر اتفاق کیا ہے جس کے نتیجے میں انسانی اعضاء کے عطیے اور پیوندکاری کا رجحان فروغ

خطاب کیا۔ جبکہ کانفرنس کے چیئرمین اور ڈاؤ یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز کے وائس چانسلر پروفیسر محمد سعید قریشی، چیئرمین پروفیسر ڈاکٹر سہیل راؤ پرو وائس چانسلرز پروفیسر جہاں آرا حسن، پروفیسر نازلی حسین کے علاوہ رجسٹرار ڈاکٹر اشعر آفاق اور فیکلٹی اراکین بھی موجود تھے۔

اس موقع پر بات کرتے ہوئے کانفرنس کے چیئرمین ڈاکٹر سہیل راؤ نے میڈیا کے نمائندوں کو

انسان کی زندگی میں 20 برس کا اضافہ ہو جاتا ہے امریکہ میں بے شمار افراد اعضاء نہ ملنے کے باعث زندگی کی بازی ہار جاتے ہیں انہوں نے بتایا کہ جانوروں کے اعضاء کی پیوندکاری کے تجربات کا آغاز سور کے دل کو بندر میں لگا کر کیا گیا تھا دل لگتے ہی خراب ہو گیا جس کے بعد وجوہات معلوم کرکے سور کی جینیاتی تبدیلی کی گئی۔کلیدی سیشن سے پروفیسر جان فنگ نے خطاب میں کہا

انٹرنیشنل لیور ٹرانسپلانٹ سوسائٹی آئی ایل ٹی ایس اور دی ٹرانسپلانٹیشن سوسائٹی ٹی ٹی ایس کے معاہدے کے بعد اگلی میٹنگ شکاگو میں ہوگی بعد ازاں سیشن سے خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر اعجاز منتھ اور ڈاکٹر طارق بنگش نے تجویز پیش کی کہ مردوں سے اعضاء ▯ کی منتقلی کے حوالے سے قرارداد لائی جائے کانفرنس کی اختتامی تقریب میں وائس چانسلر پروفیسر محمد سعید قریشی نے

پائے گا۔قبل ازیں کانفرنس سے خطاب میں ان ماہرین کا کہنا تھا کہ دنیا میں اعضا ٹرانسپلانٹ کرنے کی طلب اور رسد میں بڑا فرق ہونے کے باعث روزانہ سینکڑوں جانیں ہو رہی ہیں اس قلت سے روز مرنے والے سیکڑوں افراد کی زندگیوں کو بچایا جاسکتا ہے امریکہ میں روزانہ 20 افراد اعضاء ناکارہ ہونے کے باعث انتقال کر جاتے ہیں ان لوگوں کو اعضا کی پیوندکاری کرکے بچایا جاسکتا ہے لیکن اعضاء دستیاب نہیں، انسانی اعضا کی قلت کی باعث حیوانوں میں بعض جینیاتی تبدیلیاں کرکے ان کے اعضاء انسانوں کو لگانے کے کامیاب تجربات نے طبی سائنس میں انقلاب برپا کر دیا ہے۔ان تجربات نے ثابت کیا ہے کہ انسانوں کے مقابلے میں جانوروں کے اعضا پیوندکاری کرنا زیادہ موثر ثابت ہوگا تاہم اس کے متعلق دنیا بھر میں اخلاقی اور مذہبی تصورات رکاوٹ کا باعث بن رہے ہیں۔ڈاؤ یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز کے وائس چانسلر پروفیسر محمد سعید قریشی نے کانفرنس کے انعقاد کو پاکستان میں اعضاء کے عطیات اور ان کی پیوندکاری کے فروغ کے لیے ایک اہم سنگ میل قرار دیا ہے۔ان ماہرین میں یونیورسٹی آف شکاگو کے پروفیسر جان فنگ، جان لاماٹینا، اٹلی کے پروفیسر پاؤ لوگروسی، یونیورسٹی آف میری لینڈ کے پروفیسر منصور محی الدین، بارسلونا کے پروفیسر فرائیز کرٹ بریٹ ڈیک مین ٹیکساس سے پروفیسر عامر احسان، برطانیہ سے پروفیسر عدنان شریف، پروفیسر عاصم احمد، ڈاکٹر محمد ایاز خان، ڈاکٹر راشد بن حامد، ڈاکٹر تصدق خان، ڈاکٹر اسد بشیر، ڈاکٹر طارق علی، ڈاکٹر حنیف حیدر، ڈاکٹر فیصل حنیف اور ڈاکٹر جہانزیب حیدر نے

بتایا کہ کانفرنس کے مرکزی دو روزہ سیشن میں ماہرین نے اعضاء کی پیوندکاری پر بین الاقوامی سطح کی 44 پریزنٹیشنز دیں اور امریکہ برطانیہ یورپ سمیت مختلف ممالک کے 22 ماہرین شریک ہوئے۔ پرو وائس چانسلر ڈاکٹر جہاں آرا نے بتایا کہ 9 اپریل سے شروع ہونے والی اس کانفرنس میں پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ جگر اور گردے ٹرانسپلانٹ کیے گئے جنہیں آپریشن تھیٹر سے براہ راست سیمینار ہال اور سوشل میڈیا پر لائیو اسٹریم کیا گیا جس سے سیکھنے والے میں نیا حوصلہ پیدا ہوا۔قبل ازیں کانفرنس کے کلیدی سیشن سے خطاب کرتے ہوئے پاکستانی نژاد امریکی پروفیسر ڈاکٹر محمد منصور محی الدین نے کہا کہ امریکہ میں ہر 80 منٹ بعد ایک مریض کا پیوندکاری کے لیے اعضاء دستیاب نہ ہونے کے باعث انتقال ہو جاتا ہے حیوانوں سے انسانوں میں اعضاء کی پیوندکاری کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ

کہ ٹرانسپلانٹ کے بعد مریض کو سب سے بڑا خطرہ مختلف انفیکشنز کا ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ اس کانفرنس میں انفیکشیس ڈیزیز کے ماہرین بھی بلائے گئے ہیں انفیکشن کی روک تھام اور علاج سے مریض کو بعد از ٹرانسپلانٹ موت کے خطرات سے بچایا جاتا ہے۔جان فنگ نے زور دیا کہ ایران اور سعودی عرب جیسے اسلامی ممالک میں دماغی موت کے شکار لوگوں کے اعضاء کی پیوندکاری کی اجازت ہے پاکستان میں علماء نے اس کی اجازت دی ہے تو یہاں بھی اب ٹرانسپلانٹ کی تعداد میں اضافہ ہوگا کیونکہ ایک جگر، دل دو گردوں کے ساتھ پھیپھڑوں کے ٹرانسپلانٹ سے ایک مردہ 7 زندوں کو موت سے بچا سکتا ہے۔پروفیسر جون لاماٹینا نے اپنے خطاب میں کہا کہ ڈاؤ یونیورسٹی ٹیم جی صحت مند شخص سے مریض کو اعضاء کی منتقلی میں مہارت حیران کن ہے انہوں نے کہا کہ ڈاؤ یونیورسٹی اور شکاگو یونیورسٹی کے درمیان

مہمانوں کو شیلڈز، اجرک اور سندھی ٹوپی پیش کی۔قبل ازیں اعضا کی پیوندکاری کے عالمی اور ملکی ماہرین نے کہا کہ دنیا بھر میں اعضاء عطیہ کرنے اور ان کی ضرورت کے درمیان فرق ہے اسی لیے مصنوعی اعضاء اور حیوانوں کے اعضاء ٹرانسپلانٹ کرنے پر توجہ مرکوز کی گئی ہے۔پاکستان جیسے ممالک میں ٹرانسپلانٹ نے ہزاروں زندگیاں بچائی ہیں لیکن ان سے کہیں زیادہ زندگیاں مزید بچائی جاسکتی ہیں اگر اعضا عطیہ کرنے کے متعلق شعور و آگاہی پھیلا کر غلط تصورات کو ختم کیا جائے۔ترقی یافتہ ممالک میں پوسٹ ٹرانسپلانٹ انفیکشنز موت کا سبب بنتے ہیں ان کو کم کرنے کے لیے جدید ٹیکنالوجی اور دواؤں کے ذریعے ان خطرات کو ختم کیا جاتا ہے لیکن پاکستان میں پوسٹ ٹرانسپلانٹ خطرات میں کمی یا خاتمے کے لیے دوائیں بہت زیادہ دستیاب نہیں اور جو دستیاب ہیں وہ بہت مہنگی ہیں۔ان ماہرین نے یہ باتیں ڈاؤ

یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز کے زیر اہتمام فرسٹ انٹرنیشنل کانفرنس آن ٹرانسپلانٹ (FICT) کے پہلے روز کی افتتاحی تقریب اور مختلف سیشنز سے خطاب میں کہیں جن میں یونیورسٹی آف شکاگو کے پروفیسر جان فنگ، جان لاماٹینا، اٹلی کے پروفیسر پاؤ لوگروسی، یونیورسٹی آف میری لینڈ کے پروفیسر منصور محی الدین، بارسلونا کے پروفیسر فرائیز کرٹ بریڈ ڈیک مین ٹیکساس سے پروفیسر عامر احسان، برطانیہ سے پروفیسر عدنان شریف، پروفیسر عاصم احمد، ڈاکٹر محمد ایاز خان، ڈاکٹر راشد بن حامد، ڈاکٹر تصدق خان، ڈاکٹر اسد بشیر، ڈاکٹر طارق علی، ڈاکٹر حنیف حیدر، ڈاکٹر فیصل حنیف اور ڈاکٹر جہانزیب حیدر نےخطاب کیا۔ جبکہ کانفرنس کے چیئرمین اور ڈاؤ یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز کے وائس چانسلر پروفیسر محمد سعید قریشی، چیئرمین پروفیسر ڈاکٹر سہیل راؤ پرو وائس چانسلرز پروفیسر جہاں آرا حسن، پروفیسر نازلی حسین کے علاوہ رجسٹرار ڈاکٹر اشعر آفاق اور فیکلٹی اراکین بھی موجود تھے۔ افتتاحی سیشن سے خطاب کرتے ہوئے پروفیسر جان فنگ نے کہا کہ بعد از ٹرانسپلانٹ مختلف انفیکشنز سے مریض کے سر پہ موت کا خطرہ منڈلاتا ہے جدید ٹیکنالوجی اور دواؤں کے ذریعے اس خطرے کو بہت کم کر دیا گیا ہے اور بعد کی پیچیدگیوں پر قابو پا کر انسانی زندگیاں محفوظ بنائی جا رہی ہیں انہوں نے کہا کہ پوسٹ ٹرانسپلانٹ دوائیں بنانے کے پیچھے بڑی دریافت کی گئی ہے۔ پاکستان میں ان دواؤں کی دستیابی کی صورتحال انہیں درست علم نہیں لیکن ان کی دستیابی بہت ضروری ہے انہوں نے کہا کہ ڈاؤ یونیورسٹی کی پاکستان میں ہونے والی یہ بین الاقوامی کانفرنس اعضا کی عطیات اور ان کی پیوندکاری میں اہم کردار ادا کرے گی۔ پروفیسر پاؤ لوگراسی نے کہا کہ بعد از ٹرانسپلانٹ مریضوں کو مختلف نوعیت کی انفیکشنز سے بچانا بہت بڑا چیلنج ہوتا ہے اور وائرل انفیکشنز پیچیدگیوں کا بڑا سبب ہوتے ہیں کانفرنس کے وقفے کے دوران میڈیا کے نمائندوں سے بات کرتے ہوئے یونیورسٹی آف میری لینڈ کے پاکستانی نژاد پروفیسر محمد منصور محی الدین نے کہا کہ دنیا میں انسانوں کے اعضاء کی رسد اور طلب کے درمیان بڑا فرق ہے اس لیے جانوروں میں جینیاتی تبدیلی کرکے ان کے اعضاء کا حجم انسانی حجم کے اعضاء کے مساوی کر کے لگانے کی کوششیں کی جا رہی ہیں پاکستان میں تو اعضا عطیہ کرنے کی شرح بہت کم ہے اس کے علاوہ دماغی موت ہونے کے بعد جسمانی اعضا دینے اور لینے کے متعلق بھی بہت غلط فہمیاں ہیں دو روز قبل اسلامی نظریاتی کونسل کے چیئرمین مفتی راغب حسین نعیمی سمیت مختلف مکاتب فکر کے جید علماء نے بہت واضح طور پر کہا کہ دماغ میں موت کے بعد بعض شرائط پوری کر کے انسانی اعضاء عطیہ کیے جاسکتے ہیں اور انسانی جان بچانے کے لیے حیوانوں کے اعضاء بھی لیے جاسکتے ہیں یہ قطعی ضروری نہیں کہ ان جانوروں کا گوشت حلال ہے یا نہیں انہوں نے کہا کہ علماء کی حوصلہ افزائی کے نتیجے میں یقینی طور پاکستان میں اعضا عطیہ کر کے پیوندکاری کا رجحان بڑھے گا جس سے ہزاروں انسانی جانیں بچائی جاسکیں گی۔ علاوہ ازیں کانفرنس کے کو چیئرمین ڈاکٹر سہیل راؤ نے دوران الگ الگ جگر، گردے اور بون میرو ٹرانسپلانٹ کے سیشنز بھی منعقد کیے گئے ہیں جن پہلے روز بائیس بین الاقوامی سطح کی پریزنٹیشن دی گئی ہیں انہوں نے دعویٰ کیا کہ یہ کانفرنس پاکستان ہی نہیں برصغیر میں منعقد ہونے والی اپنی

نوعیت منفرد کانفرنس جس کے اس خطے میں اعضا کے عطیے اور ان کی پیوندکاری پر بہت مثبت اثرات مرتب ہوں گے انہوں نے کہا کہ علماء کی جانب دماغی موت کے حوالے سے مشترکہ اعلامیے پر دستخط ایک تاریخی کامیابی ہے کڈنی ٹرانسپلانٹ کے سیشن سے خطاب میں پروفیسر عدنان شریف نے کہا کہ گردے کے ٹرانسپلانٹ کے بعد انفیکشنز ،دل کے امراض کے بعد تیسرے نمبر پر کینسر سے موت کے خطرات ہوتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ٹرانسپلانٹ کے لیے تیار مریض کو مدافعتی قوت کم کرنے کی دوائیں (امیونو سپریشن) دی جاتی ہیں ان کے نتیجے میں بھی مریض کینسر سمیت متعدد بیماریوں کا شکار ہوسکتا ہے۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کنسلٹنٹ نیورولوجسٹ ڈاکٹر ایاز نے کہا کہ زندہ افراد سے گردہ نکالنے کے لیے نئے اور محفوظ طریقے نہایت اہم ہیں۔ ہینڈ اسسٹڈ لیپروسکوپک سرجری (HALDN) ایک مؤثر اور محفوظ طریقہ ہے، جوان افراد میں بھی کامیاب ثابت ہوا ہے جن کے گردے میں زیادہ خون کی نالیاں ہوتی ہیں۔ بچوں کے لیے بھی یہ طریقہ کامیاب رہا ہے۔ انہوں نے HARS نامی ایک اور طریقہ کار کا بھی ذکر کیا جو کم وقت لیتا ہے اور سرجری کے بعد پیچیدگیاں کم ہوتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ گردہ دینا صرف ایک چیز دینا نہیں بلکہ کسی کو نئی زندگی دینا ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ اس کانفرنس کے بعد اس شعبے میں مثبت تبدیلیاں آئیں گی جو مریضوں اور عطیہ دہندگان دونوں کے لیے فائدہ مند ثابت ہوں گی۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر عاصم احمد نے کہا کہ پاکستان میں اعضا کی پیوندکاری کے لیے منصفانہ نظام بنانا ضروری ہے۔ انہوں نے اعضا کی خرید وفروخت کو غریبوں کے ساتھ ناانصافی قرار دیا۔ انہوں نے جانوروں سے انسانوں میں اعضا کی منتقلی (زینوٹرانسپلانٹیشن) پر بھی روشنی ڈالی اور کہا کہ یہ ایک نیا طریقہ ہے، مگر اس میں کئی اخلاقی اور طبی چیلنجز ہیں۔ انہوں نے زور دیا کہ پیوندکاری کے عمل کو محفوظ اور سب کے لیے قابل رسائی بنانے کے لیے مضبوط قانون سازی کی فوری ضرورت ہے۔ ڈاؤ یونیورسٹی کے چیف رینل ٹرانسپلانٹ سرجن، ڈاکٹر راشد بن حامد نے کہا ہے کہ ہمارا وژن گردوں کی پیوندکاری کے نظام کو عالمی معیار تک لے جانا ہے ہم چاہتے ہیں کہ پاکستان کو اس خطے میں ٹرانسپلانٹ کا مرکزِ فضیلت بنایا جائے، جہاں نہ صرف جدید طبی سہولیات میسر ہوں بلکہ ٹریننگ اور تحقیق کو بھی فروغ دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری پوری کوشش ہے کہ مریضوں کی زندگی کے معیار کو بہتر بنایا جائے اور ٹرانسپلانٹ کے ہر مرحلے کو بین الاقوامی سطح کے مطابق ڈھالا جائے۔ اس موقع پر نیفرالوجی کے ماہر ڈاکٹر تصدق خان نے کہا ہے کہ گردہ انسانی زندگی کا تحفہ ہے، اسے بیچنا نہیں، بانٹنا چاہیے گردوں کی شدید قلت سے ہزاروں مریض موت کے دہانے پر ہیں۔ انہوں نے زور دیا کہ عطیہ دہندگان کا دائرہ بڑھائے بغیر مسئلہ حل نہیں ہوگا ان کے مطابق زندہ افراد کا عطیہ، موت کے بعد عطیہ، عوامی شعور اور 'اوپٹ آؤٹ' پالیسی جیسے اقدامات ناگزیر ہیں۔ گردوں کا عطیہ وقت کی ضرورت بن گیا۔

پاکستان میں زچگی اور نوزائیدہ بچوں کی اموات کو کم کرنے کے لیے فوری اقدامات کیے جائیں، عالمی ادارہ صحت

عالمی ادارہ صحت (ڈبلیو ایچ او) نے بین الاقوامی اور قومی شراکت داروں سے کہا ہے کہ وہ پاکستان میں زچگی اور نوزائیدہ بچوں کی اموات کو کم کرنے کے لیے فوری طور پر سرمایہ کاری کریں۔ رپورٹ کے مطابق صحت کے عالمی دن کے موقع پر جاری ہونے والے ایک بیان میں ڈبلیو ایچ او کی جانب سے کہا گیا ہے کہ پاکستان میں ہر روز ایک ماہ سے کم عمر کے 675 بچے اور 27 مائیں قابل علاج پیچیدگیوں کی وجہ سے موت کے منہ میں چلے جاتے ہیں، جس کے نتیجے میں ہر سال 9800 سے زائد مائیں اور 2 لاکھ 46 ہزار 300 نوزائیدہ بچے موت کا شکار ہوجاتے ہیں، رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ پاکستان میں سالانہ ایک لاکھ 90 ہزار سے زائد بچے پیدا ہوتے ہیں۔ پاکستان میں عالمی ادارہ صحت کے نمائندے ڈاکٹر ڈیپنگ لو نے کہا کہ ہر ملک کو خوشحال مستقبل کے لیے صحت مند ماؤں اور صحت مند نوزائیدہ بچوں کی ضرورت ہوتی ہے، اور اگر ہم سب اپنی کوششوں کو تقویت دیں تو زچگی اور نوزائیدہ بچوں کی اموات کا خاتمہ ممکن ہے، عالمی ادارہ صحت اس سلسلے میں پاکستان کے ساتھ کھڑا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک ماں یا نوزائیدہ بچے کی موت بہت بڑا نقصان ہے، اور غیر فعالیت کی قیمت کارروائی کی لاگت سے کہیں زیادہ ہے۔ زچگی اور نوزائیدہ بچوں کی صحت میں سرمایہ کاری کرنے والے ہر امریکی ڈالر پر منافع کا تخمینہ 9 سے 20 ڈالر ہے، زچگی اور نوزائیدہ بچوں کی صحت پر خرچ کرنا انسانی اثاثہ جات میں سرمایہ کاری ہے لاگت نہیں جس سے معاشی ترقی، خوشحال اور صحت مند معاشرے پیدا ہوتے ہیں۔ ڈبلیو ایچ او کے مطابق گزشتہ برسوں کے دوران پاکستان نے نمایاں پیش رفت کی ہے، زچگی کی شرح اموات 2006 میں فی ایک لاکھ زندہ پیدائشوں پر 276 اموات سے کم ہو کر 2024 میں 155 ہو گئی۔ نوزائیدہ بچوں کی اموات کی شرح 2006 میں فی 1000 زندہ پیدائشوں میں 52 سے کم ہو کر 2024 میں 37.6 ہو گئی ہے، اور مردہ بچوں کی پیدائش 2000 میں 39.8 فی 1000 پیدائشوں سے کم ہو کر 2024 میں 27.5 ہو گئی ہے۔ پاکستان نے ڈبلیو ایچ او اور شراکت داروں کے تعاون سے ملک بھر میں زچگی اور نوزائیدہ ٹیٹنس (ایم این ٹی) سے نمٹنے میں بھی پیش رفت کی ہے، پاکستان کی تقریباً 80 فیصد آبادی (19 کروڑ افراد) اب ان علاقوں میں رہتی ہے جہاں نوزائیدہ ٹیٹنس کا پھیلاؤ کنٹرول حد میں ہے۔ اس موقع پر اقوام متحدہ کے خصوصی اداروں نے ایک مشترکہ رپورٹ بھی جاری کی جس میں متنبہ کیا گیا ہے کہ امداد میں کٹوتی سے زچگی کے دوران ہونے والی اموات کے خاتمے میں ہونے والی نازک پیش رفت کو خطرہ لاحق ہے، اور متنبہ کیا گیا ہے کہ فوری اقدامات کے بغیر متعدد ممالک میں حاملہ خواتین کو سنگین نتائج کا سامنا کرنا پڑے گا۔ یونیسیف، یو این ایف پی اے، ورلڈ بینک گروپ، ڈبلیو ایچ او اور اقوام متحدہ کے پاپولیشن ڈویژن نے رپورٹ میں کہا ہے کہ آج کل خواتین کے حمل اور زچگی سے بچنے کے امکانات پہلے سے کہیں زیادہ ہیں، لیکن دنیا بھر میں امداد میں غیر معمولی کٹوتی بڑے پیمانے پر پسپائی کے خطرے کو ظاہر کرتی ہے۔ 'زچگی کی شرح اموات میں رجحانات' کے عنوان سے جاری کی گئی اس رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ 2000 سے 2023 کے درمیان زچگی کے دوران ہونے والی اموات میں 40 فیصد کمی آئی ہے، جس کی بڑی وجہ ضروری صحت کی خدمات تک بہتر رسائی ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ 2016 کے بعد سے بہتری کی رفتار نمایاں طور پر سست ہوگئی اور ایک اندازے کے مطابق 2023 میں 2 لاکھ 60 ہزار خواتین بچے کی پیدائش سے پیدا ہونے والی پیچیدگیوں کے نتیجے میں ہلاک ہو گئیں، جو تقریباً ہر دو منٹ میں ایک زچگی کی موت کے برابر ہے۔ یہ رپورٹ ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب انسانی امداد میں کٹوتی سے دنیا کے بہت سے حصوں میں ضروری صحت کی دیکھ بھال پر شدید اثرات مرتب ہو رہے ہیں، جس کی وجہ سے ممالک زچہ و بچہ اور بچوں کی صحت کے لیے اہم خدمات کو واپس لینے پر مجبور ہو رہے ہیں۔ ان کٹوتیوں کی وجہ سے صحت کی سہولتیں بند ہوگئی ہیں اور ہیلتھ ورکرز کو نقصان اٹھانا پڑا ہے، جب کہ زندگی بچانے والی اشیا اور خون بہنے، پری ایکلیمپسیا اور ملیریا کے علاج جیسی ادویات کی سپلائی چین میں بھی خلل پڑا ہے۔ ڈبلیو ایچ او کے ڈائریکٹر جنرل ڈاکٹر ٹیڈروس ایڈہانوم گیبریسس نے کہا کہ اگرچہ یہ رپورٹ امید کی کرن دکھاتی ہے، لیکن اعداد و شمار اس بات پر بھی روشنی ڈالتے ہیں کہ آج بھی دنیا کے بیشتر حصوں میں حمل کتنا خطرناک ہے، حالانکہ اس حقیقت کے باوجود کہ زچگی کی اموات کی اکثریت کی وجہ بننے والی پیچیدگیوں کی روک تھام اور علاج کے لیے حل موجود ہیں۔ رپورٹ میں کووڈ-19 وبائی مرض کے زچگی کی بقا پر پڑنے والے اثرات کا پہلا عالمی جائزہ بھی پیش کیا گیا ہے، ایک اندازے کے مطابق 2021 میں حمل یا بچے کی پیدائش کی وجہ سے مزید 40 ہزار خواتین ہلاک ہوئیں، جو گزشتہ سال کے 2 لاکھ 82 ہزار سے بڑھ کر 3 لاکھ 22 ہزار ہوگئیں۔ اس اضافے کا تعلق نہ صرف کووڈ 19 کی وجہ سے پیدا ہونے والی براہ راست پیچیدگیوں سے تھا، بلکہ زچگی کی خدمات میں بڑے پیمانے پر رکاوٹیں بھی تھیں۔ یہ وبائی امراض اور دیگر ہنگامی حالات کے دوران اس طرح کی دیکھ بھال کو یقینی بنانے کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے، یہ نوٹ کرتے ہوئے کہ حاملہ خواتین کو معمول کی خدمات کے ساتھ ساتھ 24 گھنٹے فوری دیکھ بھال تک قابل اعتماد رسائی کی ضرورت ہوتی ہے۔

مصنوعی ذہانت کے استعمال نے ترقی کی نئی راہیں کھولی ہیں، وائس چانسلر جامعہ کراچی

کنزیومر واچ نیوز

جامعہ کراچی کے وائس چانسلر پروفیسر ڈاکٹر خالد محمود عراقی نے کہا کہ مصنوعی ذہانت کے استعمال نے جہاں تعلیم، تحقیق، ترقی اور صحت سمیت مختلف شعبوں میں تیز تر ترقی کی نئی راہیں کھولی ہیں وہیں مشینوں پر انحصار دنیا کے لیے نت نئے چیلنجز بھی پیدا کر رہا ہے۔ ہمیں ٹیکنالوجی کے ساتھ ساتھ طلبہ کی اختراعی و تخلیقی صلاحیتوں کو ابھارنے اور تیزی سے بدلتی ہوئی ٹیکنالوجی سے ہم آہنگ ہونے کی ضرورت ہے۔ میں ذاتی طور پر یہ مانتا ہوں کہ انسان کی جگہ کوئی نہیں لے سکتا، انسانی سوچ کا احساس مختلف ہوتا ہے۔ کسی بھی مسئلے کو حل کرنے کے لیے سمجھ بوجھ ضروری ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے شعبہ نفسیات جامعہ کراچی کے زیر اہتمام منعقدہ دو روزہ بین الاقوامی کانفرنس بعنوان: سائیکوجیکل سائنسز کا ارتقا پذیر منظر کی افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ تقریب کا اہتمام چائنیز ٹیچرز میموریل آڈیٹوریم جامعہ کراچی میں کیا گیا۔ ڈاکٹر خالد عراقی نے مزید کہا کہ معاشرے میں نفسیاتی امراض کے خاتمے کے لئے شعبہ نفسیات کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔ انہوں نے صدر شعبہ نفسیات جامعہ کراچی، شعبہ کے اساتذہ اور عملے کو اتنے اہم موضوع پر بین الاقوامی کانفرنس کے انعقاد پر مبارکباد پیش کی اور اس طرح کی کانفرنسز کو وقت کی اہم ضرورت قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ نفسیاتی علوم کے تیزی سے ابھرتے ہوئے منظرنامے پر غور کرنے کے لیے آج آپ کے سامنے کھڑا ہونا ایک اعزاز کی بات ہے، یہ ایک ایسا شعبہ ہے جو تیزی سے پیچیدہ دنیا میں انسانی رویے، ادراک اور فلاح و بہبود کو سمجھنے میں کلیدی کردار ادا کر رہا ہے۔ اسکول آف اکنامکس اینڈ سوشل سائنسز انسٹی ٹیوٹ آف بزنس ایڈمنسٹریشن کے اسسٹنٹ پروفیسر ڈاکٹر محمد شمیل خان نے نفسیاتی سوچ کو مرکزی دھارے کی مشقوں میں ضم کرنا - چیلنجز اور مواقع جبکہ سینٹر فار آرٹس میموری اینڈ کمیونیٹیز انسٹی ٹیوٹ آف کریٹو کلچر کوینٹری یونیورسٹی برطانیہ سے پروفیسر ڈاکٹر اینڈری ووڈکاک (Professor Dr. Andree Woodcock) نے تحقیق میں صنفی مساوات: اسباب، نتائج، ذمہ داریاں اور عملی اقدمات کے عنوان سے کلیدی خطاب کیا۔ شعبہ نفسیات جامعہ کراچی کی چیئر پرسن پروفیسر ڈاکٹر انیلا امبر ملک نے خطبہ استقبالیہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ نفسیات آج اعصابی سائنس، مصنوعی ذہانت، کراس کلچرل اسٹڈیز اور سماجی، جذباتی صحت میں جدید ترین پیش رفت کے ساتھ روایتی نظریات کے درمیان ایک دلچسپ سنگم پر کھڑی ہے۔ ہم سب کو پالیسی میں تبدیلی کے حامیوں کے طور پر ماہرین نفسیات کے کردار پر زور دینے کی ضرورت ہے جو کہ حال اور مستقبل کی بھی اشد ضرورت ہے۔ رئیس کلیہ فنون وسماجی علوم جامعہ کراچی پروفیسر ڈاکٹر شائستہ تبسم نے کہا کہ اس کانفرنس کا کامیاب انعقاد شعبہ نفسیات کی چیئر پرسن اور ان کی ٹیم کی کاوشوں کا ثمر ہے۔ انہوں نے اس طرح کی کانفرنسز کو وقت کی اہم ضرورت قرار دیا۔ شعبہ نفسیات جامعہ کراچی کی پروفیسر ڈاکٹر فرح اقبال نے کلمات تشکر ادا کرتے ہوئے کہا کہ ماہرین نفسیات نفسیات کو دیکھتے ہیں ۔ مستقبل ٹیکنالوجی کا ہے اور ہمیں اس پر کام کرنے کی ضرورت ہے ورنہ ہم پیچھے رہ جائیں گے اور فرسودہ نظم و ضبط کا شکار ہو جائیں گے۔ کانفرنس میں قومی اور بین الاقوامی اسکالرز نے اپنے اپنے مقالے پیش کئے ۔ کانفرنس کے پہلے روز تحقیقی مقالہ بعنوان: پاکستانی خواتین میں جذباتی ضابطہ جبکہ، سوشل میڈیا کی لت کو کم کرنے میں ذہن سازی کا کردار ،جیلوں میں الٹراہائی رسک سائیکوسس کا پھیلاؤ، دیہی سندھ میں اسکول جانے والے نوجوانوں میں دماغی صحت کے رجحانات ،یونیورسٹی کے انڈر گریجویٹس کے درمیان سائبر بدمعاشی کے رویے کی ترقی میں والدین کے انداز کا کردار، نوجوان بالغوں میں دماغی صحت اور خود افادیت کے یقین پر موسمیاتی تبدیلی کے اضطراب کے اثرات کی تلاش، شہری سبز جگہوں اور دماغی صحت کے درمیان تعلق: کراچی، پاکستان میں ایک مطالعہ، ماحولیاتی آلودگی اور ذہنی صحت کے درمیان تعلق کو تلاش کرنا، نیند کی کمی اور یادداشت کی کمزوری کے درمیان تعلقودیگر عنوانات سے مقالے پیش کیے گئے۔

میٹا کی خرید و یا دفن کرو کی حکمت عملی کو تقویت ملنے لگی

کنزیومر واچ نیوز

میٹا کے چیف ایگزیکٹیو افسر مارک زکربرگ نے امریکی اینٹی ٹرسٹ مقدمے کی سماعت میں کہا ہے کہ انہوں نے انسٹاگرام اس لیے خریدا کیونکہ اس میں بہتر کیمرا تھا، جن کی کمپنی اس وقت فلیگ شپ ایپ فیس بک کے لیے بنانے کی کوشش کر رہی تھی۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے رائٹرز کے مطابق یہ اعتراف امریکی اینٹی ٹرسٹ نافذ کرنے والوں کے ان الزامات کو تقویت دیتا ہے کہ میٹا نے ممکنہ حریفوں پر قابو پانے اور غیر قانونی اجارہ داری کو برقرار رکھنے کے لیے خرید و یا دفن کرو کی حکمت عملی استعمال کی۔ یہ پیش رفت زکربرگ کے واشنگٹن میں ٹرائل کے دوسرے دن گواہی دینے کے دوران سامنے آئی، جس میں یو ایس فیڈرل ٹریڈ کمیشن)ایف ٹی سی (میٹا کے انسٹاگرام اور واٹس ایپ کے قیمتی اثاثوں کے حصول کو ختم کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی پہلی میعاد کے دوران دائر کیے گئے اس مقدمے کو بڑے پیمانے پر ٹرمپ انتظامیہ کے بڑی ٹیکنالوجی کمپنیوں پر ہاتھ ڈالنے کے عہد کے ٹیسٹ کیس کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔

ایف ٹی سی کے ایک وکیل سے یہ پوچھے جانے پر کہ کیا ان کے خیال میں تیزی سے بڑھتا ہوا انسٹاگرام میٹا کے لیے تباہ کن ثابت ہو سکتا ہے، جسے اس وقت فیس بک کے نام سے جانا جاتا ہے، زکربرگ نے کہا کہ ان کا خیال ہے کہ انسٹاگرام کے پاس فیس بک کی تعمیر سے بہتر کیمرا پروڈکٹ ہے۔ زکربرگ نے کہا کہ ہم بنانے بمقابلہ خریدنے کا تجزیہ کر رہے تھے، جب ہم کیمرا ایپ بنانے کے عمل میں تھے، میں نے سوچا کہ انسٹاگرام بہتر ہے، لہذا میں نے سوچا کہ انہیں خریدنا بہتر ہے۔ زکربرگ نے یہ بھی تسلیم کیا کہ کمپنی کی اپنی ایپس بنانے کی بہت سی کوششیں ناکام ہو چکی تھیں۔

نئی ایپ بنانا مشکل ہے

زکربرگ نے عدالت کو بتایا کہ نئی ایپ بنانا مشکل ہے اور اس سے زیادہ بار جب ہم نے ایک نئی ایپ بنانے کی کوشش کی تو اس نے بہت زیادہ توجہ حاصل نہیں ہو سکی۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے شاید کمپنی کی تاریخ میں درجنوں ایپس بنانے کی کوشش کی۔ زکربرگ کی گواہی اس وقت سامنے آئی ہے جب میٹا فیس بک کے اپنے دستاویزات سے نکالے گئے بیانات کے اجرا کے برسوں بعد اپنا دفاع کر رہی ہے، جیسا کہ 2008 کی ای میل جس میں انہوں نے کہا تھا کہ مقابلہ کرنے سے خریدنا بہتر ہے۔ کمپنی کا استدلال ہے کہ اس کے ماضی کے ارادے غیر متعلق ہیں کیونکہ ایف ٹی سی نے سوشل میڈیا مارکیٹ کی غلط تعریف کی ہے اور میٹا کو بائٹ ڈانس کے ٹک ٹاک، الفابیٹ کے یوٹیوب اور ایپل کی میسجنگ ایپ سے درپیش سخت مقابلے کے حوالے سے ناکام رہی ہے۔ ایف ٹی سی نے میٹا پر الزام عائد کیا کہ وہ دوستوں اور خاندان کے ساتھ مواد کا اشتراک کرنے کے لیے استعمال ہونے والے پلیٹ فارمز پر اجارہ داری رکھتا ہے، جہاں امریکا میں اس کے اہم حریف اسنیپ چیٹ اور می وی ہیں، جو 2016 میں شروع کی گئی ایک چھوٹی پرائیویسی پر مرکوز سوشل میڈیا ایپ ہے۔

صارفین سے سرکار تک چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم

کنزیومر واچ

ایڈیٹر: نشید آفاقی

CONSUMER WATCH PAKISTAN

Government of Pakistan office of the Press Registrar Islamabad Registration No.2793

کنزیومر کرائم کے خلاف آہنی دیوار!

جب ملاوٹ مافیا، ذخیرہ اندوز، جعلی ادویات فروش، اور ناجائز منافع خور عوام کا استحصال کرتے ہیں تو کنزیومر واچ بنتا ہے عوام کی ڈھال

ہماری جدوجہد:

جعلی اور غیر معیاری مصنوعات کے خلاف بے خوف آواز

مہنگائی، چور بازاری اور ناپ تول کی بے ضابطگیوں کا پردہ فاش

صحت، خوراک اور روزمرہ اشیا میں ملاوٹ کے خلاف کڑا احتساب

کنزیومر واچ صرف ایک میگزین ہی نہیں ایک عوامی تحریک بھی ہے!

آئیں! کنزیومر کرائم کے خلاف اس آہنی دیوار کا حصہ بنیں!

کنزیومر واچ آپ کی آواز، آپ کا تحفظ

/consumerWatchKarachi/ www.Consumer-Watch.com

چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم

ایڈیٹر: نشید آفاقی

صارفین سے سرکار تک

کنزیومر واچ

CONSUMER WATCH PAKISTAN

Government of Pakistan office of the Press Registrar Islamabad Registration No.2793

H41، پی سی ایچ ایس، بلاک 2، کراچی فون نمبر: 021-34528802-3